تم دینا ساتھ میرا
ناولز کلب
بقلم جے نگہت

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

تم دینا ساتھ میرا

از

جے نگہت

www.novelsclubb.com

وہ تقریباً ڈھائی گھنٹے سے اسی پوزیشن میں بیٹھا کسی غیر مرعی نکتے کو گھورے جا رہا تھا کمرے میں مکمل اندھیرا تھا اس کا دماغ بلکل خالی تھا جیسے سوچنے سمجھنے کی ساری صلاحیتیں مفلوج ہو گئی ہو پھر اسنے اپنے رخسار پر کچھ گرم سیال مادہ محسوس کیا تصدیق کے لئے اسنے اس سیال مادہ کو اپنے انگلی کے پورں پے لئے تو اچانک اسے جھٹکا لگا وہ رو رہا تھا ہاں وہ آفتاب اسجد علی رو رہا تھا تبھی اسکے کانوں میں کسی کی کھنکتی ہوئی آواز آئی۔

کون کہتا ہے پروفیسر صاحب کے مرد رویا نہیں کرتے مرد کا رونا عورت کے رونے سے ہزاروں گنا زیادہ درد سے لبریز ہوتا ہے کیونکہ جب ایک عورت روتی ہے نا اسے حوصلہ دینے کے لئے کئی لوگ اگے آتے ہیں لیکن جب ایک مرد روتا ہے نا اسے حوصلہ دینے کا حوصلہ بڑے بڑے سورماؤں میں تک نہیں ہوتا ہے۔

www.novelsclubb.com

ماہیبی۔درد کی شدت سے وہ پھوٹ پھوٹ کے رودیا اسکے اس طرح رونے سے درو دیوار بھی کانپ اٹھے لیکن کمرا ساؤنڈ پروف ہونے کی وجہ سے آواز باہر نا جا سکی اگر جاتی بھی تو کیا ہوتا باہر موجود افراد کا درد کونسا اس سے مختلف تھا۔

گھڑی نے 10 بجے کے دس گھنٹیاں بجائی تھی وہ بھی ان گھنٹیوں کی آواز کے ساتھ کہیں کھو گیا۔

کل ٹھیک اسی وقت وہ یہاں آنے کی تیاریاں مکمل کر کے بیٹھا تھا" کل اس وقت میں آپ کے ساتھ رہونگا منکوحہ صاحبہ اب تو رخصتی سچ میں ضروری ہو گئی ہے" بولتے ہوئے وہ خود ہی ہنس دیا۔

یہ پہلا موقع تھا جب وہ گھر سے پورے دو مہینے کے لئے کہیں گیا تھا اس سے پہلے۔ اسنے اپنی ساری تعلیم بھی یہیں حیدر آباد میں رہ کر مکمل کی تھی پھر اپنے ہی یونیورسٹی میں پروفیسر کے خدمات انجام دے رہا تھا۔اس لئے مس تو اس نے سبھی

کو کیا تھا لیکن جسے سب سے زیادہ مس کیا تھا وہ دو شمن جان تھی جس نے ان دو مہینوں میں اسے اپنی آواز سنانے کو تک ترسایا تھا۔

ترس گیا تھا اس کی چہکتی آواز سننے کو بڑی بڑی ہمہ وقت شرارات سے چمکتی آنکھوں کو دیکھنے کے لئے کسی بھی نئ شرارت کے بعد ہنس ہنس کر سرخ آناڑی ہوتے رخسار کو دیکھنے کے لئے چھوٹی سی ناک جو اس کے ڈانٹنے پر غصّے سے پھول جایا کرتی تھی جہاں پر ہیرے کی نوز پن پورے آب و تاب سے چمکتا تھا کتنے خواب لیکے لوٹا تھا وہ گھر کی پیاسی آنکھوں کو سیراب کرے گا لیکن اسے کیا پتا تھا اسکے خواب کی حقیقت سراب ہو گی۔اس کی حالت تو اس پیاسے کی طرح ہو گئی تھی جو ریگستان میں دوڑتا ہوا پانی کے پاس پہونچتا ہے اور وہاں صرف ریت ہوتی ہے۔

www.novelsclubb.com

گھر پہوچ کر صرف تین منٹ وہ باہر رکا تھا پھر جو خبر اسکے کانوں نے سنی تھی اس نے اسکے سارے حواس گم کر دے تھے۔اور وہ تب سے اسی طرح کمرے میں ساکت و جامد بیٹھا تھا۔

مہتاب امجد علی جس میں علی ہاؤس کے سبھی مکینوں کی جان بستی تھی۔ے کہنا زیادہ بہترین ہوگا کے وہ علی ہاؤس کی روح تھی۔

.

مہتاب صرف دس سال کی تھی تب دی جان نے اپنے وفات سے پہلے اسکا نکاح اپنے سترہ سالہ پوتے آفتاب سے کرائی تھی۔کیوں کے مہتاب انکے چار پیڑھیوں میں پیدا ہونے والی پہلی لڑکی کی تھی کچھ وہ پیدا بھی بڑی منتوں مرادوں کے بعد ہوئی تھی امجد صاحب کے شادی کے پورے پانچ سال بعد مہتاب اس دنیاں میں آئی تھی۔اس لئے اسے کہیں اور بھیجنے کا خیال بھی سب کے لئے سوہان روح تھا تو دی جان نے اسکا یہی بہتر حل نکالا تھا۔

www.novelsclubb.com

آلارم کی آواز پر اسکی آنکھ کھل چکی تھی معمول کے مطابق اسنے آنکھیں کھولے بغیر سائیڈ ٹیبل سے فوٹو فریم اٹھائی پھر اسکے اپر موجود فوٹو کو ہٹاتے ہوئے اسکے اندر

سے دوسری فوٹو نکال کر اپنی آنکھوں کے سامنے کیا پھر مسکراتے ہوئے آنکھیں کھول کے "گڈ مارننگ زندگی" کہکے واپس اسی طرح رکھ دیا کیوں کے گڑ گڑ کی آواز آنا شروع ہوگئ تھی کسی بھی وقت طوفان کمرے میں داخل ہو سکتا تھا۔

وہ ابھی اٹھنے ہی لگا تھا کی دھرام کی آواز سے دروازہ کھلا اور وہ بلیو جینس پر گھٹنو تک آتی لائٹ یلوّ فراک پہنے گلے میں مفلر کے انداز میں دوپٹہ ڈالے گھنگھریالے بالوں کی اونچی سی پونی بنائے پاؤں میں سکیٹنگ شوز جو اس گڑ گڑ آواز کی وجہ تھا پہنے اندر داخل ہوئی۔

گڈ مارننگ پروفسسر۔وہ ہمیشہ والے انداز میں اسے مارننگ وش کیا اپنی سکیٹنگ شوز سے گول گول گھوم کر اس کے بیڈ تک پہونچ چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

تم آرام سے نہیں آسکتی کیا۔آفتاب نے اسے گھور کے پوچھا جو اسکے طرف بلکل بھی متوجہ نہیں تھی بلکے اسکی پوری توجہ واڈروب میں تھی جہاں وہ تقریباً گھسی ہوئی اسکے لئے کپڑے نکال رہی تھی۔

آپ نے کچھ کہا۔اسنے کپڑے بیڈ پر رکھتے ہوئے پوچھا

تم بنا دھماکا کئے نہیں آسکتی۔اب وہ بیڈ سے اٹھ چکا تھا ہمیشہ کا سوال دہرایا جب کے جواب وہ جانتا تھا۔

میرا بس چلے تو میں آوں ہی نا۔مہتاب منہ ہی منہ بڑبڑائی۔

کچھ کہا۔آفتاب پاؤں میں چپل اڑستے ہوئے بولا۔

کچھ نہیں میں کہ رہی تھی بالکل آسکتی ہوں بشر طئے کے میں آنا چاہوں ویسے بھی بندے کی انٹری نادھماکے دار ہونا چاہیے۔ماہی نے شان بے نیازی سے کہا۔

بس ایک بار تمہارے یہ ٹائر مجھے مل جائے اسے ایسی جگہ پھیک کے آؤنگا پھر دینا دھماکے دار انٹری۔آفتاب نے اسکے سکٹنگ شوز کو گھورتے ہوئے کہا۔

دیکھیں آپ میرے شوز کے بارے میں کچھ مت بولیں ورنہ۔ماہی کو کب اپنی شوز کے شان میں گستاخی برداشت تھی۔

www.novelsclubb.com

ورنہ۔آفتاب نے کپڑے اٹھاتے ہوئے ایک ابرو اٹھا کے پوچھا۔

ورنہ ورنہ۔مہتاب کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کہے۔

ہاں ورنہ ورنہ کیا؟آفتاب اسکے آگے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔

ورنہ میں آپ کو صبح اٹھانے نہیں آؤنگی۔ماہی نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

پھر تو علی ہاؤس میں صبح نہیں ہوگی ہے یہ تو وہی بات ہوگئی "مرغا بانگ نہیں دیگا تو صبح نہیں ہوگی۔آفتاب منہ ہی منہ بڑبڑایا لیکن آواز اتنی واضع تھی کے دس قدم کی دوری پر کھڑی مہتاب تک آسانی سے پہونچ سکے۔

اااآپ نے مجھے مرغا کہا۔ماہی نے صدمہ سے منہ پے ہاتھ رکھا۔پھر قدرے سمبھل کے بولی

www.novelsclubb.com

اور ہاں میری شکل دیکھے بغیر ناسچ میں کسی کی صبح نہیں ہوتی ہے سوائے آپ کے اور اس موٹو کے۔مہتاب نے فخر سے کہا جو سو فیصد درست تھا آمنہ بیگم سعدیہ بیگم

اسجد صاحب اور امجد صاحب سب ہی صبح مہتاب کے کمرے میں پہونچ کر ہی اپنی آنکھیں کھولتے تھے پھر اسکے ماتھے پر پیار کر کے ہی نماز فجر ادا کرتے تھے۔

صبح تو میری بھی نہیں ہوتی۔آفتاب کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

کچھ کہا آپ نے۔

نہیں تم جاؤ۔آفتاب نے باتھروم کی طرف بڑھتے ہوئے کہا

میں سچ میں آپ کو اٹھانے نہیں آؤنگی دیکھنا۔مہتاب دروازے کے طرف جاتی ہوئی پلٹ کے بولی۔

چچی جان کو بتادینا۔آفتاب نے اسکی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا کیونکہ وہ جانتا تھا وہ سعدیہ بیگم کے زبردستی بھیجنے سے ہی آتی ہے پھر دھڑام سے دروازہ بند ہونے کی آواز بلند ہوئی آفتاب نے نفی میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

آفتاب تم نے آج پھر ہماری بیٹی کو ڈانٹا۔آفتاب کے ڈائنگ ٹیبل پر پہونچتے ہی اسجد صاحب نے پوچھا

ا

ڈانٹا نہیں پاپا مرغا کہا تھا بھائی نے جبکہ انہیں مرغی کہنا چاہیئے تھا۔کوکب نے ہنسی دباتے ہوئے کہا۔

بڑے پاپا۔مہتاب نے احجاج کیا۔

کوکب۔امجد صاحب نے تنبیہ کرنے کے انداز میں کہا جبکے ہنسی انھیں بھی آرہی تھی۔

کوکب نے فوراً منہ پر انگلی رکھی البتہ ہنسی ابھی بھی آرہی تھی۔

بھائی صاحب آپ ناشتہ کریں اس کی شکایت کبھی ختم نہیں ہوگی۔مہتاب کی ماما سعدیہ بیگم مہتاب کو گھورتے ہوئے بولی جس کا منہ انکی بات پراور سوج گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

آفتاب ناڈانٹا کرو ہماری بیٹی کو۔اسجد صاحب نے اسکے گرد بازو حائل کرتے ہوئے کہاان کی بات پر آفتاب نے اسے دیکھا جواب مطمئن نظر آرہی تھی۔

اسلام علیکم۔آفتاب کرسی کھینچ کر اجلت میں بیٹھتے ہوئے سب کو باآواز بلند سلام کیا۔

وعلیکم سلام برخردار بہت جلدی میں لگ رہے ہو۔امجد صاحب اسکی اجلت دیکھتے ہوئے کہا۔

ہاں آج یونی میں کچھ لیٹ ہو گیا ہوں ناچاچو اس لئے۔آفتاب جلدی سے بریڈ پر جام لگاتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

کوکب مہتاب جلدی سے ناشتہ کرو آج ہم پہلے ہی لیٹ ہے۔آفتاب نے ہاتھ پر بندھی گھڑی کو دیکھتے ہوئے دونوں کو کو ھدایت دی۔

کس چیز کے لئے بھائی۔ کوکب نے حیرانی سے پوچھا۔ جبکہ مہتاب امینہ بیگم کو آنکھوں سے کچھ اشارہ کررہی تھی۔

گھڑسواری کے لئے۔ آفتاب دانت پیس تے ہوئے بولا۔

بیٹا آج مہتاب یونی نہیں آرہی۔ آمینہ بیگم مہتاب کا اشارہ سمجھتے ہوئے بولیں۔

اور میں بھی کوکب نے فوراً اپنا حصہ ڈالا۔

کس خوشی میں۔ آفتاب نے اپنے مخصوص انداز میں دونوں پر ایک ایک نظر ڈالی۔

وہ ماہی کے ناپیر میں درد ہے۔ آمینہ بیگم کی بات پر آفتاب نے اسے دیکھا جو ابھی کچھ دیر پہلے سکٹنگ شوز پہنے اچھل کود کررہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ویسے ماما یہ کیسا درد ہے جو یونی جانے پر ہوتا گھر میں کود پھاند کرنے پر نہیں ہوتا۔ آفتاب نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے پوچھا۔ نظر اس پر تھی جو خود کو کھانے میں مصروف دکھانے کی ناکام کوشش کررہی تھی۔

تم کبھی ڈھنگ کا بہانہ نا بنانا۔ کوکب نے ماہی کے کان میں گھس کر کہا کیونکہ دونو کا آج کہیں اور جانے کا پلان تھا جواب پکا فلاپ ہونے والا تھا

پیر میں نہیں بس پیر کی چھوٹی انگلی میں درد ہے۔ماہی نے کوکب کو گھورتے ہوئے چڑ کے کہا۔

اچھاااااس پہلے کے درد تمہارے دماغ تک پہونچے ناشتہ ختم کر کے بیگ لالو۔آفتاب نے اچھا کو کھینچتے ہوئے کہا۔

بیٹا۔امینہ بیگم نے اسکی اتری شکل دیکھتے ہوئے کچھ کہنا چاہا۔

موم یونیورسی ہے فوٹبال کا میدان نہیں ہے جو پیر کے درد سے کچھ فرق پڑے گا۔ آفتاب نے پیر کے درد پر زور دیتے ہوئے کہا۔سب کی دبی دبی ہنسی نکل گئی لیکن کھل کر کوئی نا ہنسا کیونکہ مہتاب سے ناراضگی کسی کو گوارہ نا تھی۔

پانچ منٹ کے اندر اندر تم دونوں مجھے تیار گاڑی کے پاس ملو۔ آفتاب دونوں کو گھورتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

بیٹا اس میں ہم کچھ نہیں کر سکتے تم جانو اور پروفیسر صاحب جانے۔ مہتاب کے انکی طرف دیکھنے پر امجد صاحب نے ہری جھنڈی دکھائی۔

مہتاب پیر پٹکتے ہوئے اپنے کمرے میں بیگ لانے چلی گئی۔ سب جانتے تھے پڑھائی کے نام سے مہتاب کی جان جاتی ہے وہ تو پروفیسر آفتاب کی وجہ سے ماسٹرز کر رہی تھی ورنہ بقول مہتاب کے اسے کونسا ناسا جا کر دنیاں پر ریسرچ کرنا ہے۔ جو وہ ان موٹی موٹی کتابوں میں گھس کر اپنا آنکھ خراب کرے اس لے ہمیشہ کوئی نا کوئی نیا بہانہ ہوتا تھا اسکے پاس یونی نا جانے کا جس پر پروفیسر صاحب آرام سے پانی پھیر دیتے تھے۔

www.novelsclubb.com

مہتاب آج تو تم یونی نہیں آنے والی تھی نا۔ مہتاب کے یونی پہونچتے ہی اس کی فرینڈ زوبیہ نے گویا اسکے زخموں پر نمک چھڑکا۔

تمہیں کوئی تکلیف ہے میرے آنے سے۔مہتاب جل کر بولی۔

بالکل نہیں میں تو خوش ہوں ورنہ میں اکیلی بور ہو جاتی۔زوبیہ اسکا حال جانے بغیر بولی۔

آنا کون کافر چاہتا تھا یہ تو اس چنگیز خان کی مہربانی ہے۔کوکب نے مہتاب کے دل کی بات کہی جو پیچھے سے گاڑی پارک کر کے اتے آفتاب نے بھی سنا۔

آپ لوگوں کے کلاس کا ٹائم نہیں ہو رہا۔آفتاب نے ایک نظر مہتاب کے پھولے ہوئے چہرے پے ڈالتے ہوئے پوچھا زوبیہ فوراً جی سر کہتی مہتاب کا ہاتھ پکڑ کے اندر کی جانب دوڑ لگا دی۔

www.novelsclubb.com

بھائی!

بھائی!

بھائی پلز خدارا دروازہ کھولیں پلز بھائی پلز اوپن تھے ڈوڑ۔ لیکن اندر سے کوئی آواز نہیں آیٔ وہ ابھی بھی اسی پوزیشن میں بیٹھا تھا جیسے کچھ سنا۔ ہی نا ہو۔

کچھ دن پہلے جب بنگلورو میں اسکے دوست عطف نے جو پیشے کے اعتبار سے ڈاکٹر ہے اسے اس وائیرس مطالق

شعور بیداری پروگرام میں لے گیا تھا تو کتنے فخر کے ساتھ اسنے کہا تھا کے وہ ان مریضوں اور انکے افراد خاندان کے درد کو سمجھتا ہے اسے ان سے ہمدردی ہے۔ لیکن اسے آج پتا چلا تھا کی درد سمجھنے کے لئے درد کا ہونا ضروری ہوتا۔ اور آج اسکی خود کی حالت قابل رحم تھی۔ وہ شرٹ جو اسکے پسندیدہ رنگ بلیو رنگ کی پہنی تھی اسنے اب عجیب سی حالت میں اسکے بدن پر موجود تھی۔ کسی محبوب چیز کو کھونے کا ڈر کیا ہوتا ہے یہ اس وقت کوئی آفتاب اسجد علی سے پوچھتا۔ پھر وہ لڑکی تو اسکی روح کی مکیں تھی۔

اج سنڈے تھا وہ اپنے دوستوں کے ساتھ باہر گیا تھا ابھی وہ اپنی گاڑی پورچ میں پارک کر کے لان کی طرف جا ہی رہا تھا کی ایک اڑتی ہوئی چیز اسکے طرف آئی اگر وہ بروقت نا جھکتا تو وہ چیز اسکی پیشانی پر بوسہ ضرور دے جاتی ابھی وہ بول نیچے سے اٹھا ہی رہا تھا کی بول مارنے والی کی پر جوش آواز آئی۔

علیان دیکھا میں نے سیکس مارا ہے جاؤ جلدی سے بول لیکر اؤ۔ مہتاب فخر سے گردن اکڑا کے کہا جیسے اولمپک میں گولڈ میڈل ملا ہو۔

ماہی آپی لیکن آفتاب بھائی۔ علیان نے پیچھے غصے سے اگ بگولہ ہوتے آفتاب کو دیکھ کے کہا۔

ریلکس وہ گھر پر نہیں ہے تبھی تو میں نے تم سب کو بلایا ہے۔ ماہی الیان فرقان اور الشبہ کو دیکھتے ہوئے بولی وہ سب ان کے پڑوسی اصغر صاحب کے بیٹی کے بچّے تھے۔

لیکن ماہی بھائی۔ کوکب نے بھی آفتاب کے سرخ چہرے کو دیکھتے ہوئے منہ کھولا جسے ماہی بے بیچ میں ہی بند کر دیا۔

کیا بھائی وہ باہر گئے ہیں میں نے خود اپنی ان گناہ گار انکھوں سے انھیں جاتے دیکھا ہے اس لئے بہانے نا بناؤ بول لکے آؤ جلدی سے آج میں تم سب کی چھوٹّی کر دونگا دیکھنا۔ماہی بیٹ گھماتے ہوئے بولی۔

چھکّے تو کسی اور کے چھوٹنے والے ہیں تم سب بھاگو۔کوکب منہ میں بڑبڑ آتے ہوئے بچوں کو جانے کا اشارہ

مہتاااب۔آفتاب کی گرج دار آواز سے اسکے ہاتھ سے بیاٹ چھوٹ گیا اس سے پہلے کے بیاٹ مہتاب کے پاؤں کو شہید کرتا آفتاب نے اسے بازو سے پکڑ کے پیچھے کی جانب کھنچا۔

مہتاب کتنی بار کہا ہے لان میں کرکٹ نا کھیلا کرو۔

www.novelsclubb.com

تو کیا گھر میں کھیلوں۔میرا۔۔۔مطلب۔۔۔ہے سوری میں نے جان بوجھ کر بول نی ماری۔مہتاب سمبھل کے بولی جسکا بازو ابھی بھی آفتاب کے ہاتھ میں تھا۔

تو کونسی غلطی تم جان کے کرتی ہو؟ آفتاب دانت پیستے ہوئے پوچھا.

صبح آپ کے کمرے میں انے کی۔ مہتاب کے منہ سے پھسلہ

کیا؟

آئی بڑی ماما۔ مہتاب بازو چھوڑا کے ایسے بھاگیجیسے گدھے کے سنگھ۔

یہ لڑکی بھی نااا۔

ہاتھ نہیں آتی۔ کوکب نے جملہ پورا کیا۔

میں ماہی کو دیکھتا ہوں۔ آفتاب کے گھورنے پر اسنے بھی اندر کی جانب دوڑ لگا دی۔

----

www.novelsclubb.com

کوکب کے بچے بچ جاؤ آج تم مجھ سے۔ مہتاب کوکب کو بھگاتے ہوئے بولی کوکب

بس ہنستے ہوئے اگے بھاگ رہا تھا۔

ہنسوئیں کیا اج میں تمہیں نہیں چھوڑوں گی۔ وہ لوگ اب کچن کی طرف بھاگ رہے تھے۔

پہلے پکڑ تو لو یار۔ کوکب نے اسے اور چڑھایا۔

ایک بار ہاتھ آجاؤ موٹے پھر بتاتی ہوں۔ مہتاب نے اسکے کسرتی جسم کو موٹاپا سے تشبیہ دیا۔

چچی جان بچیں۔ کوکب سعدیہ بیگم کے پیچھے چھپتی ہوئے بولا۔

ماما آپ اس موٹے کو میرے حوالے کریں پلز۔ مہتاب اسے پکڑنے کے لئے ادھر اُدھر ہاتھ چلاتا ہوئے بولی۔

مہتاب تمیز نہیں ہے دو سال بڑا ہے تم سے بھائی کہا کرو۔ سعدیہ بیگم ہمیشہ کی طرح مہتاب کو ہی کہا۔

ہاں چچی جان پتا ہے مجھے یونی میں بھی ایسے ہی بلاتی ہے۔ کوکب بھی کہاں موقع جانے دینے والا تھا۔

کیا کیا ہے تم نے کوکب۔ آمینہ بیگم کچن میں گھستے ہی کوکب سے پوچھا۔

بڑی ماما اس نے میری ڈوبتے ہوئے سورج کی پینٹنگ کو کیا کہا پتا ہے؟

صرف یہ کہا کی ایسا لگ رہا ہے جیسے فٹ بال میں کانٹے اگ گئیے ہیں اور تو کچھ نہیں کہا۔ کوکب نے دنیاں جہاں کی معصومیت چہرے پر سجاتے ہوئے بولا۔

دیکھا بڑی ماما۔ مہتاب اسے خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے بولی۔

کوکب کتنی بار کہا ہے بہن کو پریشان مت کیا کرو. آمینہ بیگم نے ہمیشہ کا جملہ دہریا۔

www.novelsclubb.com

اور تم اسے بھائی بولو۔ سعدیہ بیگم نے مہتاب کو حدایت دی۔

بلکل ماما میں ہی کیوں زوبیہ اور میری باقی فرینڈز کو بھی کہنے کو کہونگی۔ مہتاب زوبیہ پر زور دیتے ہوئے بولی۔

ارے نہیں چچی ہم تو پارٹنرس ہیں اسے جو مرضی بلانا ہے بلائیے کوکب نے فوراً پینترا بدلا۔ چلو ماہی میں ہم آئس کریم کھلا کے لاتا ہوں ماہی کا ہاتھ پاکڑتا باہر نکل گیا۔

مہتاب بھی اسکے ساتھ چل پڑی۔

مجھے نا محبت تم سے سر نفرت ہے کا وہ لائن پسند ہے۔

کہتے ہے کبھی بھی پیار کرنے والوں سے یہ نا پوچھو کے وہ اپ سے کتنا پیار کرتے ہے وہ بتا نہیں پائیں گے لیکن میں بتا سکتی ہوں۔ مہتاب سنجید گی پوری طرح کردار میں گھس کر بولی۔

اچھا تو بتاؤ کتنا پیار کرتی ہو۔ زوبیہ نے بھی اسکا ساتھ دیا۔

اتنا کے گلریز مر گیا۔اور تمہیں ؟ مہتاب نے اسے پوچھا

مجھے ہممممم۔ زوبیہ منہ پر انگلی رکھ کر سوچنے کے انداز بولی ہاں یاد آیا وہ

سن یار اکی لائن ہے نا

دو پین کیلر کھائی تھی تب جا کر درد کچھ کام ہوا ہے۔

تو دو پین کیلر رات کو اور کھا لیجیے گا آرام آ جائے گا۔

قسم سے اس سین میں حرامنی شکل دیکھنے لائق ہوتی ہے۔زوبیہ کے ڈائلوگ مارنے کے بعد مہتاب نے کہا تو دونو کھلکھلا کر ہنس دئے۔پھر آس پاس دیکھا تو یاد آیا کے وہ اس وقت یونی کے گراؤنڈ میں موجود ہیں۔

بھائی اٹھائیں یار کیا ہو گیا ہے بھائی اٹھئیں جلدی سے۔کوکب جو ڈیو بلیکٹ چابی کی مدد سے آفتاب کا روم کھولنے میں کامیاب ہوا تھا اسکی اوجڑی حالت دیکھ کر حواس باختہ ہوا۔اسے اٹھانے کی ناکام کوشش کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

بھائی اٹھیں چلیں پہلے فریش ہولیں پلز۔ کتنی مشکل سے سب کو یہ کہ کر روم میں بھیجا کی میں اپکو دیکھتا ہوں اور آپ میری بات ہی نہیں سن رہے۔ کوکب اسے ضبر دستی واشروم کی طرف لیجاتے ہوئے بولا۔

آپ فریش ہو کے آئیں پھر میں آپ کو سب بتاتا ہوں۔ کوکب کی بات پر آفتاب نے نظر اٹھا کے اسے دیکھا اس ایک نظر میں جو چیز سب سے زیادہ واضح تھی وہ تھی شکایت۔

اسے اب کہاں رکھا ہے؟ واشروم سے نکلتے ہی آفتاب نے سوال کیا۔

گیسٹ ہاؤس کے روم میں۔ کوکب نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ کہاں جارہے ہیں ؟آفتاب کو دروازے کی طرف بڑھتے دیکھ کر کوکب نے اسے بازو سے تھام کر سوال کیا۔

آپ اس سے ابھی نہیں ملسکتے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیوں ؟ کیون نہیں ملسکتا اگر تمہاری یاداشت سلامت ہو تو میں اسکا شوہر ہوں۔آفتاب نے شوہر پر زور ڈالتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کے کہا۔

بھائی اس وقت اسکے ساتھ نرس ہوتی ہے سو آپ۔کوکب نے اسکا بازو چھوڑتے ہوئے بات ادھوری چھوری۔

تو؟

بھائی پلز یار سمجھنے کی کوشش کریں اپ لوگ جیسا سمجھ رہے ہیں ویسا نہیں ہے اپ میری بات سنیں۔

بھائی پلز یار تھک گیا ہوں میں پندرہ دن سے ایک ایک کو سمجھاتے ہوئے کبھی پاپا تو کبھی چاچو کبھی چچی ماہی کے روم میں بیٹھکے روتی ہے تو کبھی ماما گیسٹ ہاؤس کو دیکھ کے روتی ہے. کوکب افتاب کو منہ کھولت دیکھ کے بولا اور تھک کے نیچے قالین پر بیٹھ گیا البتہ آواز رندھ گئ تھی۔

یہ سب کیسے ہوا؟ آفتاب اسکے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا اسے بھی احساس ہوا کی اسکا ہر وقت چہکتا ہوا بھائی کتنا سنجیدہ ہو گیا ہے۔

آپ پہلے کچھ کھائیں پھر میں آپ کو سب بتاتا ہوں۔کوکب خود کو سمبھالتے ہوئے ٹرے اسکے سامنے کی جسے اسنے نفی میں سر ہلاتے ہوئے سائیڈ پر کرنا چاہا۔

پلز بھائی۔ماہی کو نرس کھلا دیتی ہے۔آفتاب کا چہرہ دیکھتے ہوئے کوکب نے کہا تو اسنے ٹرے کو اپنے اور کوکب کے بیچ میں رکھا۔

آفتاب ساری تیّاریاں مکمل ہوگیٔ کل کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیے۔ڈنر کے بعد وہ سب معمول کے مطابق لانا میں بیٹھے تھے تبا مجد صاحب نے آفتاب کو مخاطب کیا۔

جی پاپا سب تیّاری مکمل ہے کل اکرام صاحب نو بجے تک وہاں پر ڈیلوری دیدینگے آپ لوگ بھی وقت پر بہونچ جائے گا۔آفتاب نے جواب دیا۔

کیوں تم نہیں آرہے؟ امجد صاحب نے حیرانی سے پوچھا۔

نہیں چاچو مجھے کچھ ضروری کام ہے تو میں اس بار نہیں آپاؤں گا۔ آفتاب کافی کا کپ اٹھاتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

دراصل وہ لوگ ہر مہینے کے آخر میں غریب محتاج لوگوں میں راشن کی تقسیم کیا کرتے تھے بیشک یہ حقیقت ہے کے صدقہ کرنے سے نا صرف مال و دولت میں برکت ہوتی بلکے جان و مال پر آنے والی بہت سی مصیبت و پریشانی بھی ٹل جاتی ہے۔ اور یہ بات کتاب سے ثابت ہے۔

اور ہاں کچھ کیش بھی کسی ضرورت مند کو دیدجئے گا پرسوں ماہی سیر ھیوں سے پھسلتے ہوئے بچی تھی۔ آمینہ بیگم فکرمندی سے بولی۔ دراصل وہ سب مہتاب کے معملے میں بہت زیادہ حساس تھے اسے زراسی چوٹ لگنے پر صدقہ وہ خیرات ہوتے۔

ٹھیک ہے پھر ہم سب چلے جائنگے اور ماہی بیٹا آپ بھی نو بجے تک تیّار ہوا جائگا۔اسجد صاحب نے خلافِ معمول خاموش بیٹھے مہتاب کو مخاتب کیا ان کی بات پر مہتاب کے بانچھیں کھل گئی تھی۔

سچی بڑے پاپا۔مہتاب فوراًا نکے پاس بیٹھتے ہوئے خوشی سے تمتماتے چہرے کے ساتھ پوچھا۔

موچّی 100%۔اسجد صاحب نے بھی اسی کے انداز میں کہا۔

مطلب چچی جان کل بھی اؤن ڈیوٹی ہوگی۔کوکب نے مسکراتے ہوئے ماہی کو چھیڑا۔

www.novelsclubb.com

ہاں وہ تو ہے۔

کیا ہے ماما روز فجر میں اٹھتی تو ہوں۔ماہی نے وہیں سے احتجاج کیا۔

ہاں بیٹا دس بار آپ کے کمرے کے پریڈ کرنے پر آپ اٹھتی ہے اوپر سے نماز بھی آدھی جاگی آدھی سوئی کیفیت میں ادا کر کے دعا سے پہلے ہی بیڈ پے نظر آتی ہے ۔سعدیہ بیگم نے بھی اسکی پول کھولنے میں دیر نہیں کی جبکہ سب یہ بات اچھے سے جانتے تھے۔سب کے چہرے پر دبی دبی مسکراہٹ ای لیکن مہتاب کا منہ بن گیا۔

اور پھر جو مجھے آٹھ بجے گھڑی کے سوئیوں کے ساتھ اٹھاتی آپ پروفیسر کو اٹھانے کیلیئے وہ بھی طرح طرح کی دھمکیوں کے ساتھ اسکا کیا۔مہتاب فوراً کمر پر ہاتھ رکھ کر کھڑی ہو گئی۔

کیوں بیگم کیوں دھمکیاں دیتی ہیں آپ ہماری بیٹی کو۔امجد صاحب مسکراہٹ دباتے ہوئے بولے۔

www.novelsclubb.com

جانیں دیں بابا اب ماما بھی کیا کرینگی وہ اب ٹیپیکل ماؤں کی طرح نہیں بول سکتی نا کے۔

مہتاب سدھر جاؤ کل کو پرائے گھر جانا ہے وہاں تمہارے یہ نخرے اٹھانے کے لئے ہم نہیں ہونگے پھر جب ساس تانے مارے گی ناتب میری باتیں یاد آے گی دیکھنا ۔مہتاب نے خالص ماؤں والے انداز میں کہا تو پورا لاؤنج سب کی قہقہوں سے گونج اٹھا۔آفتاب جو مہتاب کی بحث کی وجہ سے اپنی کافی لے کر کمرے کی جانب بڑھ رہا تھا دھیمی مگر جاندار مسکراہٹ نے اسکے ہونٹوں کو بھی چھوا۔وہ مزید بولی

میں نا اس دنیاں کی سب سے خوش نصیب لڑکی ہوں پتا ہے کیون کے میرے پاس یونیورس کی بیسٹ فیملی ہے جس میں اللہ جی صرف خوشیاں ہی خوشیاں رکھی ہے مہتاب خوشی سے اسجد صاحب گلے لگتے ہوئے بولی۔

لیکن زندگی کی حقیقت یہ ہے کی وہ سکہ کے دو پہلو پر مشتمل ہے خوشی اور غم لیکن یہ ابھی مہتاب نہیں جانتی تھی کیوں کہ اسنے بچپن سے سکہ کا ایک پہلو ہی دیکھا تھا۔

ماہی یونی سے آتے ہی سرشاری سے بیاگ کولاوج کے صوفہ پر تقریباً پھینکنے کے انداز میں رکھایہی عمل جیکٹ کے ساتھ بھی ہوا۔پھر دوپٹہ کو مفلر کے انداز میں گلے میں ڈالتے ہوئے دھپ سے صوفے پر بیٹھ گئی۔

اسلام علیکم بڑی ماما۔مہتاب امینہ بیگم کو اتادیکھ کر فوراًان کے گلے لگتے سرشاری ان پر سلامتی بھجی۔

واعلیکم سلام بچہّ۔امینہ بیگم نے حیران ہوتے ہوئے اسکے گرد باہیں پھیلائ۔کیوں کے ہمیشہ کی طرح صبح پھر آفتاب نے مہتاب کے یونی ناجانے کے بہانوں کو کسی خاطر میں لائے بغیر اسے زبردستی یونی لے گیا تھااور جتنا مہتاب کاموڈ صبح خراب تھااسے امینہ بیگم نے یہ بلکل توقع نہیں کی تھی۔

www.novelsclubb.com

تم ٹھیک ہو۔امینہ بیگم نے حیرانی سے پوچھا۔

بلکل بڑی ماما۔ویسے بھی

مدعے لاکھ براچاہے تو کیا ہوتا ہے۔

مہتاب نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

کیا ہوتا۔امینہ بیگم نے ناسمجھی سے پوچھا۔

وہی ہوتا ہے جو منظورے خدا ہوتا ہے۔

مہتاب ہاتھ اٹھائے ہوئے ہی گویا ہوئی

بھائی۔کوکب نے کچھ کہنا چاہا جب مہتاب نے اسے ٹوک دیا۔

ہاں میں بھی وہی کہ رہی ہوں تمہارا بھائی

The great mr.doctor profsser aftab asjad ali

www.novelsclubb.com

پتا ہے بڑی ماماوہ مجھے ناآج پر پسلی لے کے گے تھے لیکن پتا ہے کیا ہوا!۔مہتاب سسپینس کریٹ کرتے ہوئے رازداری سے بولی۔

کیا؟آمینہ بیگم اسکے دمکتے ہوئے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا

عارف سراج یونی ہی نہیں آے۔ مہتاب دونوں ہاتھوں سے اپس میں تالی مارتے ہوئے بولی۔

ویسے بڑی ماما آپ اور بڑے پاپا اتنے سویٹ ہیں یہ موٹو بھی ٹھیک ہی ہے مہتاب کو کب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی لیکن یہ پروفسسر کس پے چلے گئیے لگتا ہے نام کا اثر ہوا ہے نام بھی تو دی جان نے چن کر آفتاب رکھا تھا اب سورج جیسی گرم مزاجی ہونا تو لازمی ہے۔ مہتاب کافی بزرگانہ انداز میں بولی۔

اور اپ کو پتا ہے پوری یونی ان سے ڈرتی ہے چاہے وہ کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ ہو لیکن پھر بھی اللہ کا شکر ہے میں سائنس ڈیپارٹمنٹ میں نہیں ہوں۔ مہتاب باضابطہ ہاتھ اوپر کر کے اللہ کا شکر ادا کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ہو گئی تمہاری فضول کی باتیں۔ آفتاب کی گرج دار آواز پر مہتاب اچھل کے دو قدم دور ہوئی۔ پھر

ماما میں فریش ہو کے آتی ہوں۔ کہتی مہتاب فوراً بھاگ اور جیکٹ اٹھا کر وہاں سے نو دو گیارہ ہو گئی۔ آمینہ بیگم نے ہنستے ہوئے اپنے خوبرو بیٹے کے دیکھا جو ابھی تک اس لاؤنج کے دروازے کو گھور رہا تھا البتہ کو کب کا ہنس ہنس کے برا حال تھا۔ آفتاب کے دیکھنے پر وہ بھی نکل لیا۔

بچی ہے۔ آمینہ بیگم ہنسی روک کے بولی

سچ میں ماما پانچ سال کے بچہ میں بھی اتنا بچپنہ نہیں ہو گا میرا یقین ہے۔ آفتاب انھیں دیکھتے ہوئے بولا

کیوں؟ تمہیں اسکا یہ بچپنا نہیں پسند۔ آمینہ بیگم نے اب کے آفتاب سے پوچھا

میں فریش ہو کے اتا ہوں۔ آفتاب ان سے نظریں چراتے ہوئے کمرے کی طرف چل دیا آمینہ بیگم ہولے سے مسکرائی کیونکہ آفتاب کے جذبات ان سے چھپے تھوڑی نا تھے۔

اب بتاؤ مجھے کیا کیا ہوا تھا میرے جانے کے بعد؟ آفتاب نے زہر مار چار نوالہ لیا ٹرے کو سائیڈ پر رکھتے ہوئے بولا۔

بھائی لیکن۔ کوکب کچھ بولنے والا ہی تھا کے آفتاب نے اسے ٹوک دیا۔

کوکب میرے۔ صبر کا اور امتحان نا لو اور بتاؤ یہ سب کیسے ہوا؟ آفتاب نے سنجیدگی سے مگر سرد لہجے میں اپنا سوال دہریا۔ آفتاب کی سنجیدگی دیکھتے ہوئے کوکب نے اپنی بات شروع کی۔

----

www.novelsclubb.com

مہتاب!

کوکب!

مہتاب ! کوکب ! ایک منٹ کے اندر اندر تم دونو یہاں نظر آؤ مجھے۔ آفتاب دونو کو آواز دیتے ہوئے لاؤنج میں داخل ہوا اور ساتھ ہی دربار میں ہنگامی حاضری کی بھی ہدایت تھی جس کا صاف مطلب ہے کی دونو نے ضرور کوئی کارنامہ انجام دیا ہے۔

میں نے کہا تھا مہتاب کی پرندوں کا مسیحا بننے کی ضرورت نہیں ہے مگر تمہیں تو مسیحائی کا بھوت سوار تھا اب بھگتو۔ سیڑھیوں سے اترتے ہوئے کوکب نے مہتاب کے کان میں گھس کر سرگوشی کی۔

ہو گیا تمہارا؟۔ مہتاب کوکب کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

نہیں ! اب تو بھائی شروع ہونگے آج تو مجھے پکا کٹ لگے گی صرف اور صرف تمہاری وجہ سے دیکھنا۔ کوکب نے پھر سے۔ دہائی دی۔

بے فکر رہو تمہارا بھائی بخشے گا تو مجھے بھی نہیں اوپر سے پاپا لوگ بھی نہیں ہے اللہ کرے وہ ہی آجائیں۔ مہتاب دعا گو لہجے میں بولی۔

www.novelsclubb.com

آپ دونو نے سارے ملک کے مسٔلہ حل کر لئے ہوں تو پلز ہمیں بھی کچھ وقت عنایت کریں۔ آفتاب نے انکی نا ختم ہونے والی سر گوشیوں کو دیکھتے ہوئے طنز کیا۔

اگر سلو واکنگ کا کوئی انعام ہوتا تو ہمارے ملک کو یقیناً اؤلمپک میں گولڈ میڈل ملتا وہ بھی آپ دونو کی مہربانی سے۔اج ایسا لگ رہا تھا کے پروفیسر نے سائنس میں نہیں بلکے طنز و مزاح میں پی.ایچ.ڈی.کی ہے۔

آج کیا! کیا ہے ان دونو نے آفتاب۔ آمینہ بیگم جو آواز سن کر آئی تھیں آفتاب سے پوچھا البتہ سعدیہ بیگم ماہی کو گھورنے میں مصروف تھی۔

آپ انھیں سے پوچھیں ماما یہ دونو بہتر باتیں گے۔ آفتاب نے سر جھکائے کھڑے دونو کی طرف اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

ہاں بتاؤ بھئی اس بار کیا نیا کارنامہ انجام دیا ہے اپ دونو نے۔ آمینہ بیگم نے دونو سے پوچھا لیکن مجال ہے جو انہوں نے سر اٹھایا ہو۔

ارے آپ لوگ بولنے کی تکلیف کریں آخر اتنی مشکل سے سب کیا ہو گا نا۔آفتاب مشکل پر زور ڈالتا ہوا بولا۔

اور ویسے بھی واچ مین کی نظر میں آئے بغیر سب کرنا مشکل ہوا ہو گا نا میں بتا دیتا ہوں۔آفتاب دونو پر ایک ایک نظر ڈالتا ہوا بولا۔

پڑوس کے ازضغر انکل ہے نا انہوں نے نارتھ سے اپنے پوتے کے لئے چارامپورٹنٹ برڈس منگوائے تھے جوانہونے اپنے لان میں پنجڑے میں ڈال کر رکھا تھا جسے ان دونو نے واچ مین کی نظر سے بچ کر اڑا دئے۔کیون صحیح کہ رہا ہوں نا؟آفتاب نے پوری بات تفصیل سے بتاتے آخر میں دونو سے سوال کیا۔

کیا ہوا بھئی کس چیز کی عدالت لگی ہے یہاں؟امجد صاحب اور اسجد صاحب جو ابھی آفس سے ائے اتے ہی پوچھا۔دونو کی تو جیسے جان میں جان آئی۔

کچھ نہیں بس۔آمینہ بیگم دونو کو پانی دیتے ہوئے پوری بات بتائی اسجد صاحب کے صوفے پر بیٹھتے ہی مہتاب فوراًان کے پاس آئی۔

www.novelsclubb.com

بڑے پاپا میں جب لان میں تھی تو اصغر انکل کے لان سے پرندوں کی آوازیں آرہی تھی پھر میں نے چھت پر جا کے دیکھا تو وہاں پر پرندے پینجڑے میں قید تھے تو میں نے انکے لان میں جا کر انھیں آزاد کر دیا۔ مہتاب نے اپنا عظیم کارنامہ زرا تفصیل میں جا کر بتایا۔ لیکن تقریر ابھی بھی جاری تھی

اب آپ ہی بتائیں بڑے پاپا آزاد رہنے کا حق صرف ہم انسان ہی کو تو نہیں ہے نا۔اور یہ کونسی تک ہوئی کے بچہ کو کھیلنے کے لئے پرندے ہی دیئے جائیں۔

ویسے بھی بازاروں میں بہت سے ایسے کھلونے موجود ہے جس میں اصل سے زیادہ خصوصیات ہوتی ہے بچہ کو گفت ہی کرنا ہے تو وہ کر دیں اس کے کسی بے زبان کی آزادی چھیننا ضروری ہے کیا؟ پھر میں انھیں کیسے چھوڑ دیتی اللہ جی مجھے نہیں پوچھتے کیا۔ مہتاب اپنی تقریر کے آخر میں معصومیت سے بولی اسکی معصومیت پر سب کو ٹوٹ کے پیار آیا۔ پیار تو آفتاب کو بھی بہت آیا لیکن بے چارہ کر بھی کیا سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

میرا بچہ تو بہت بڑا ہو گیا۔امجد صاحب اسے گلے لگاتے ہوئے بولے۔

بلکل اچھا کیا لیکن بیٹا ان کا تو نقصان ہو گیا نا آفتاب تم ایسا کرنا کی ان سے پوچھ کر انھیں قیمت دیدے نا۔اسجد صاحب مہتاب کو سراہتے ہوئے آفتاب کو سے پوچھا۔

میں نے دی تھی پاپا پر انکل نے کہا کی ضرورت نہیں ہے میرے فورس کرنے پر بھی نہیں مانے۔

چلو ان کے پوتے کو ہم کوئی اچھا سا کھلونا گفتٹ کر دید نگے۔اسجد صاحب اٹھتے ہوئے بولے۔

آپ کی کافی۔مہتاب کمرے داخل ہوتے ہی ایسے بولی جیسے اگے نوانٹری کا بورڈ لگا ہو۔

اصل میں وہ پہلی بار وہ بھی رات کے وقت اسکے کمرے میں آئی تھی اپر سے یونی میں ہونے والے واقع کے بارے میں اسے یقیناً پتا چل گیا ہو گا اس لیئے بھی وہ فوراً یہاں سے جانا چاہتی تھی۔

یہاں ٹیبل پر رکھ دو۔ آفتاب سائیڈ ٹیبل کی طرف اشارہ کرتے بولا نظر سامنے ٹیسٹ کے پیپرس پر تھی۔ مہتاب فوراً دروازے کی طرف بڑھی۔

میں نے تمہیں جانے کو کہا؟۔ نظر اب بھی پیپر پر تھا شائد اب میں مارکس ڈال رہا تھا۔

وووہ مجھے نا نیند۔۔۔۔۔۔آآآ رہی۔۔۔ہے تو میں۔ مہتاب ہکلاتے ہوئے بولی۔

بیٹھو۔ آفتاب اسکے جواز کو خاطر میں لائے بغیر صوفے کی طرف اشارہ کیا۔

نن نہیں میں ٹھیک ہوں۔ مہتاب جانتی تھی اتنی خاطر داری کے بعد پروفیسر دھمکا ضرور کرے گا۔

تم یونی سے اکیلے کیوں آئی؟بس لگ گئی عدالت۔

میں۔

جھوٹ مت بولنا مہتاب میرا دماغ پہلے ہی گرم ہے۔اسکے انگلیوں کو چٹخانے کے انداز سے وہ سمجھ گیا تھا کی مہتاب جھوٹ بولنے والی ہے اس لئے اسے ٹوک دیا۔

وہ وہ۔

وہ کیا۔

وہ ممیں نے واصف کو تھپڑ مار دیا تھا اس لئے۔مہتاب ڈرتے ہوئے بولی۔

کیوں؟اگلا سوال حاضر تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اسنے نا۔

انفف مہتاب سب کے سامنے تمہاری یہ زبان کینچی کی طرح چلتی ہے اور اب وہ وہ میں میں کر رہی ہو۔آفتاب چڑ کے بولا۔

اب بنا رو کے بولو ورنہ تم یہاں سے آج جا پاؤ گی یہ بات بھول جاؤ۔

واصف نا مجھ سے پوچھ رہا تھا کی اگر وہ مجھے پرپوز کرے گا تو میں کیا کرونگی یہ بات اسنے میرے پورے کلاس کے سامنے پوچھا تھا تو میں نے بھی اسے تھپڑ مار دیا پھر مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا آپ بھی کلاس لے رہے تھے کو کب بھی پیچھے کے گراؤنڈ میں تھا تو میں اکیلے ہی کیب لے کر گھر آ گئی۔ مہتاب نے ایک ہی سانس میں پوری بات کہ ڈالی۔ آفتاب نے ایک گہری سانس لی اسے تھپڑ تک کی بات یونی میں پتا چل گئی تھی لیکن آگ کی بات جان کر شدید غصہ آیا۔

تم نے پکا اسی بات پر تھپڑ مارا۔ آفتاب نجانے کیا سننا چاہتا تھا۔

اور نہیں تو کیا اسکی ہمت کیسے ہوئے مجھ سے مہتاب امجد علی سے اتنی فضول بات کرنے کی۔ مہتاب تنک کے بولی اور آفتاب کے جذبات ٹھنڈے پڑ گئے۔

تصحیح کرلو مہتاب امجد علی نہیں مہتاب آفتاب علی۔ آفتاب نے جذبات سے چور لہجہ میں کہا۔ اسکی بات پر مہتاب فوراً سٹپٹائی۔

مم میں۔۔۔ چلتی ہوں۔ مہتاب فوراً وہاں سے غائب ہوئی۔ پتا نہیں کیا ہو گیا تھا آج پروفیسر کو۔

افف مجھے کیا ہو گیا تھا۔ آفتاب بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے خود کلامی کی۔

آفتاب سات سال کا تھا جب مہتاب پیدا ہوئی تھی اسے مہتاب تب سے پسند تھی پھر جب انکا نکاح ہوا تب وہ سترہ سال کا تھا اسے اس رشتے کا احساس تھا پھر وہ ہمیشہ سے مہتاب کے لیئے جذبات رکھتا تھا لیکن مہتاب تب بہت چھوٹی اور معصوم تھی کہیں اسکے جذباتوں کی وجہ سے مہتاب کی معصومیت پر آنچ نا آجاے اس لیئے اسنے خود پر سنجیدگی کا خول چڑھا لیا لیکن اب وہ خول دھیرے دھیرے چٹخ رہی تھی کیوں کے مہتاب اب بچی نہیں تھی لیکن بچپنہ اب بھی برقرار تھا۔

www.novelsclubb.com

جب کوکب بھاگ بھاگ کر تھک گیا تو سیڑھیوں کے پاس روک گیا آنکھوں میں ابھی بھی شرارت ناچ رہی تھی۔ سب وہیں صوفے پر بیٹھے انہیں دیکھ رہے تھے

کیوں کے یہ ان کا روز کا معمول تھا کبھی مہتاب کو کب کے پیچھے تو کبھی کو کب مہتاب کے پیچھے۔

اچھا ماہی میڈم میں زرا ہسٹری ریوائیز کرتا ہوں چلو اپنے جب "ہم آپ کے ہے کون" دیکھا تو میڈم کو سکیٹنگ سیکھنی تھی "میرے برادر کی دلہن" دیکھا تو محترمہ کو گیٹار بجانا سیکھنے کا شوق چڑھا تھا "من" مووی دیکھنے کے بعد اپ کو پینٹنگ کلاس جوئن کرنی تھی اتنا ہی کیوں حال ہی میں آپنے "یم. یس دھونی" دیکھنے کے بعد سٹڈیم میں میاچ دیکھنے کی عظیم خواہش ظاہر کی تھی تو اب رضیہ سلطان دیکھنے کے بعد تیر و تلوار تو لازمی چاہیے ہو گا نا۔ کوکب نے تو ایک ایک کر کے پوری ہسٹری ہی دہرا دی تھی سب کے لئے اس وقت ہنسی روکنا دنیاں کا مشکل ترین کام بن گیا تھا اور جس کی شان میں یہ قصیدہ پڑھا گیا تھا وہ کوکب کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ویسے ماہی اگر "گنجی" کے بارے میں سوچو نا تو مجھے ضرور بتانا اس بار مجھے تمہارے ان شوقیہ کلاسوں کے لے خوار ہونا نہیں پڑے گا بلکہ میں خود ہی تمہارے ان نوڈل جیسے بالوں کا گنجا بنا دونگا سچیئ۔بس یہیں تک مہتاب کا صبر تھا اب صورتحال یہ تھی کے کوکب آگے آگے اور مہتاب پانی کا جگ لے کر اسکے پیچھے پیچھے تھی لیکن مہتاب کی شومئ قسمت کی وہ اندر اتے آفتاب بقول مہتاب کے چینگز خان سے ٹکرا گئ۔اور جگ میں موجود پانی نے اپنا کام کر دیا۔

سسس سوری میں نے نہیں اس کوکب نے کیا ہے۔مہتاب بوکھلاتے ہوئے بولی۔کیوں کے پانی سے نا صرف آفتاب بھیگا تھا بلکہ اسکے ہاتھ میں موجود پیپرس کی بھی حالت ایسی تھی جیسے شیرے سے نکلنے کے بعد گلاب جامن کی ہوتی ہے۔

آفتاب پیپر پر ایک نظر اور دوسری مہتاب پر ڈال کر بینا کچھ کہے سب کو سلام کرتا آگ بڑھ گیا۔سب کا حیرت سے منہ کھل گیا۔

www.novelsclubb.com

لیکن سعدیہ بیگم نے مہتاب کو خوب سنائی تھی جو وہ پہلی بار خاموش کھڑی سن رہی تھی کیوں کے اسے بھی آفتاب کا خاموش جانا برا لگا تھا۔اس نے سوچ لیا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے۔

جاؤں نا جاؤں

جاتی ہوں نہیں۔ مہتاب تو ڈیسایڈ کر لے جانا ہے کی نہیں۔ مہتاب خود کلامی کرتے ہوئے بولی۔ نہیں نہیں بھئی مجھے ابھی مر نا نہیں ہے ابھی مجھے دنیاں میں اے کے ہوئے ہی کتنے دن ہے۔ مہتاب دروازے کے باہر ایک قدم رکھ اندر لتے ہوئے بولی۔

لیکن غلطی بھی تو میں نے ہی کی ہے۔اکیلے میں نے تھوڑی کی ہے کو کب کا بچہ بھی تھامیں ہی کیوں شیر کے غار میں جاؤں نہیں جاتی۔وہ خود ہی اپنے سوال کا جواب دیتی بیڈ پر بیٹھ گئی۔

اب مہتاب کو کون بتائے کے جب سے شیر صاحب کے جذبات ان پر حاوی ہونے لگے ہیں وہ اسے کچھ کہنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں پارہے ہیں کجا کی ڈانٹنا۔

افففف اس طرح تو مجھے چیئن ہی نہیں آئیگا کیا کروں ہاں۔یہ اچھا آئیڈیا ہے۔مہتاب گلدستہ میں سجے پھولوں کو دیکھتے ہوئے بولی۔پھر ایک پھول کو ہاتھ میں لے کر دوبارہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔

جاؤں۔۔۔۔۔۔۔۔ناجاؤں۔۔۔۔۔۔۔۔یہ جاؤں پھر یہ

ناجاؤں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جاؤں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جاؤں نہیں اللہ جی یہ کیا کر دیا یہ تو میری آخری امید تھی۔ مہتاب جو پھول کے پتیوں پر جاؤں نا جاؤں کا ورد کر رہی تھی آخری پتی پر مثبت جواب اتے ہی اچھل پر۔

چل بیٹا ماہی جب اللہ جی کی یہی مرضی ہے ہے تو یہی صحیح۔ مہتاب گلے میں مفلر کے انداز میں پرے دوپٹے کو دوبارہ ٹھیک کرتی ہوئے اپنے کمرے سے نکل کر آفتاب کے کمرے کی راہ لی۔

اندر آنا ہے تو آجاؤ لیکن اس طرح میرے کمرے کی پہریداری نا کرو۔ مہتاب جو کتنی دیر سے ہاتھ آگ پیچھے کر رہی تھی لیکن دوڑ نوک نہیں کر رہی تھی آفتاب کی سنجیدہ آواز پر جھٹ سے اندر داخل ہوئی۔

میں بتاؤں میں یہاں کیوں آئی تھی۔ اسکے خاموش رہنے پر وہ خود بولی۔ جس پر آفتاب نے ایک نظر اسے دیکھا پھر لیپ ٹاپ میں مصروف ہو گیا۔

وہ میں نے جان بوجھ کر نہیں گرایا تھا سچی۔

میں نے پوچھا تم سے؟

نہیں! پر ساری غلطی میری ہی نہیں تھی۔وہ کو کب مجھے پریشان کر رہا تھا تو۔آفتاب کو اٹھتے دیکھ کر باقی الفاظ منہ میں رہ گئے۔

تم اپنی بات کرو۔آفتاب لیپ ٹاپ بند کرتا اسکے سامنے کھڑا ہوا جو دروازے سے دو قدم کے فاصلہ پر کھری تھی۔ایسے کے بات ختم ہوتے ہی دوڑ لگا سکے۔

ہاں! کیا۔اسکو اپنے سامنے دیکھ کر وہ گڑبڑائی۔

کیا؟آفتاب سنجیدگی سے سینے پر ہاتھ باندھ کر اسکو مکمل نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے پوچھا۔

میں ناسوری کرنے آئی تھی۔مہتاب نے جھٹ سے بول کر باہر کی طرف قدم بڑھایا ہی تھا کی آفتاب سامنے آیا۔

www.novelsclubb.com

میں نے کہا کی میں نے تمہاری معذرت قبول کی۔ آفتاب نے اسے نظروں کے حسار میں رکھے ہوئے ہی بولا نجانے کیوں اس وقت اسکا دل مہتاب کو جانے دینے کا نہیں چاہ رہا تھا شائد رات کا اثر تھا یا جذبات اب قابو میں نہیں رہنا چاہتے تھے۔

نو بج گئے ہے ناماما مجھے دودھ دینے روم میں انے والی ہو گی میں چلتی ہوں۔ مہتاب سائیڈ سے نکل کے رہداری میں جا کر پھر پلٹ کے بولی

اور ویسے بھی میں نے مافی مانگی قبول کریانا کرنا آپ کی مرضی اللہ جی نا معاف کرنے والوں کو پسند کرتے ہے۔

گڈ نائٹ۔ مہتاب ہاتھ ہلاتے ہوئے وہاں سے رفو چکر ہوئی۔

اور وہ اس دیکھتا رہ گیا جو ہوا کے جھونکے کی طرح تھی۔ کبھی یہاں کبھی وہاں پل میں تولہ پل میں ماشہ ابھی اس سے ڈر رہی تھی ابھی اسے نصیحت کر گئی۔

کیا ہو تم؟ آفتاب دروازہ بند کرتے ہوئے مسکرا کر بولا

اپنے ماہی کو جانے کی اجازت کیوں نہیں دی بچی کتنی اداس ہو گئی تھی دیکھا آپ نے۔ آمینہ بیگم بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اسجد صاحب سے مخاطب کیا۔

جانتا ہوں بیگم لیکن آپ کو پتا تو ہے نا پچھلی بار اس exhibition میں کیسی آگ لگی تھی میں مہتاب کو ایسی جگہ پر جانے کی اجازت بلکل نہیں دے سکتا آپ جانتی تو ہیں۔ مجھ سے زیادہ تو آپ کو اس کی فکر ہوتی ہے۔ اسجد صاحب ان کا ہاتھ تھام کر گویا ہوئے۔

ہاں! لیکن میں اس لیے کہ رہی تھی کے ماہی بہت اداس ہو گئی تھی اور پھر اسکی ساری دوستیں بھی گئی ہے اس

.Hyderabad national axhibition

www.novelsclubb.com

میں پچھلی بار اگ لگ گئی تھی اس سے پہلے آفتاب نے منا کر دیا تھا پچھلی بار آگ لگ گئی تھی اور اس بار آپ۔

کوئی بات نہیں میں اسے صبح سمجھا لو نگا۔اسجد صاحب لیتے بند کرتے ہوئے بولے

یار تم اچھی خاصی زہین فطین ہو تھوڑا دھیان سے سٹڈی کر لو تو یونی میں ٹاپ کر سکتی ہو لیکن تم ہو کے پاس ہونے پر اتفاق کرتی ہو۔زوبیہ اور مہتاب جو کینٹین میں بیٹھے زوبیہ کی گاڑی کا ویٹ کر رہے تھے زوبیہ نے ہمیشہ کا ٹوپک سٹارٹ کیا۔

یہ زوبیہ کا معمول تھا جب بھی مہتاب کلاس میں ایکٹورہ کر سارے سوالوں ے جواب دیتی زوبیہ بعد میں ایسے ہی اسکے شان میں قصیدہ پڑھتی ہوتی جو کے سہی بھی تھا مہتاب کافی زہین تھی کوئی بھی چیز جلد کیچ کر لیتی لیکنمہتاب تو پھر مہتاب ہے۔

یار پہلی بات تو یہ کی ایک زہین بندہ پروفیسسر کافی ہے ہمارے گھر کے لئے بلکہ اسی نے جینا حرام کرر کھا ہے۔ مہتاب بیزاری سے بولی۔

اور دوسری بات مجھے ٹاپ کر کے کیا کرنا ہے پرھانے کا شوق مجھے ہے نہیں دوسری کوئی جاب مجھے کرنے کوئی دیگا نہیں۔

اور سب سے اہم بات مجھے پڑھنے کا تو بلکل شوق نہیں ہے اتنی موٹی موٹی کتابیں اللہ اللہ۔ میرے اتنے مارکس بھی پروفیسر کی مرہوں منت ہے وار نہا گروہ بھی نا آئے تو وہ گھر میں بھی کلاس لگائے رکھیں گے۔ مہتاب ازلی بے زارگی سے بولی۔

کیا ہورا ہے گرلز ے لو تازی تازی آئس کریم۔ تبھی کوکب وہاں آدھمکا۔

افففففف غالب کی اردو کے دشمن ٹھنڈی ٹھنڈی آئس کریم ہوتی ہے سبزی نہیں ہے جو تازی تازی ہوگی۔ مہتاب اسکے ہاتھ سے آئس کریم لیتے ہوئے اس ٹوکنا نہیں بھولی جو ہمیشہ خالص اردو بونے کی ناکام کوشش کرتا تھا۔

اس کی بھی خاص وجہ تھی زوبیہ جسے اردو ادب میں بہت دلچسپی تھی۔

ایسا ہوتا ہے کیا۔کوکب اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا نظریں زوبیہ پر تھی۔

جی کوکب بھائی۔زوبیہ ہنستے ہوئے بولی اور ادھر کوکب کا منہ بن گیا البتہ مہتاب کا ہنس ہنس کے برا حال تھا۔

میری گاڑی آگئی میں چلتی ہوں۔خدا حافظ۔زوبیہ ہاتھ ہلاتے چلی گئی۔

تم اپنے دانت اندر کرو۔کوکب چڑ کے بولا۔

تمہیں ہی شوق تھا بھائی سننے کا تو سنو۔اپنی ہاف محبوبہ سے ہاہاہاہاہا۔مہتاب کی ہنسی روکنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

یہ ہاف محبوبہ کیا ہوتا ہے؟۔کوکب دانت پستے ہوئے پوچھا۔

Two sided love is equal to lover

www.novelsclubb.com

One sided love equal to half lover

مہتاب آئس کریم کھاتی ہوئی مزے سے اپنا لاجک بتایا۔ جس ور کو کب نے سے گھور کے دیکھا۔

اب میری بقول تمہارے ہاف محبوبہ کو پوری وائف تم ہی بناو گی دیکھنا۔ کوکب اپنا آئس کریم اٹھاتے ہوئے آرام سے بولا۔

اللہ رے خوش فہمیاں یقین مانو کوکب اگر خوش فہمی کا کوئی علاج ہوتا نا تو میں اپنا ایک گردہ بیچ کر تمہارا اعلاج کراتی قسم سے۔ مہتاب ٹشو سے منہ صاف کرتے ہوئے سنجیدگی سے بولی۔

پھر تو تمہارا گردہ بچ گیا سمجھو کیوں کے تم ایسا کرو گی۔ چلو بھائی پارکنگ میں ہیں۔ کوکب اٹھتے ہوئے اتنی ہی سنجیدگی سے بولا۔

بڑی ماما ایک بات پوچھوں ؟ مہتاب کچن کے میں رکھے چھوٹے سے ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے پوچھا پاس ہی آمینہ بیگم اور سعدیہ بیگم رات کا کھانا تیّار کر رہی تھیں۔

ہاں پوچھو۔ آمینہ بیگم مسکراتے ہوئے بولی۔

اپنے گھر میں اتنے سارے نوکر کی فوج موجود ہے پھر آپ لوگ کھانا کیوں بناتی ہیں۔ مہتاب پھلوں کی ٹوکری سے سیب اٹھتے ہوئے بولی۔

کیوں کے فوج تو ملک کی حفاظت کے لئے ہوتے ہیں۔ اسے کھانا تھوڑی نا بنوایا جاتا ہے۔ کوکب نے کچن میں داخل ہوتے ہوئے ہمیشہ کی طرح اپنا حصہ ڈالا ساتھ ہی مہتاب کے ہاتھ سے سیب لینا نہیں بھولا۔

تم اپنا منہ بند کرو موٹو اور یہ کیا حرکت ہے واپس کرو فوراً سے۔ مہتاب اسکے ہاتھ سے سیب لیتے ہوئے بولی جسے اسنے ایک بائٹ لیکر ہی واپس کیا۔

کوکب کیوں پریشان کرتے ہو اسے ہر وقت۔ آمینہ بیگم ہانڈی میں کرچی چلاتے ہوئے اسے ڈپٹنے کے انداز میں بولی۔

بھابھی یہ بھی تو بچوں جیسی حرکت کرتی ہے اگر بھائی نے لے لیا تو کونسی آفت آگئی ۔سعدیہ بیگم ہمیشہ کی طرح مہتاب کو گھور کر بولی۔اس بحث میں مہتاب کا اہم سوال تو کہیں دب ہی گیا۔

اسی لئے ماما میرے دماغ میں یہ سوال اتا ہے۔ مہتاب سوچتے ہوئے بولی۔

کیسا سوال۔ آمینہ بیگم حیران سے بولی جبکے کوکب جانتا تھا سوال کیا ہے اس لئے وہ دوسرا سیب لے کر مہتاب کے پاس پڑی دوسری کرسی پر بیٹھ کر کھانے لگا۔

مہتاب اب کچھ فضول مت بولنا۔سعدیہ بیگم نے تنبیہہ کیا وہ جانتی تھی کوئی فضول سوال ہی ہوگا۔ لیکن وہ مہتاب ہی کیا جو مانجائے۔

یہی کے بڑی ماما کہیں میں آپ کی سگی بیٹی تو نہیں جسے آپ نے دیورانی کی محبت میں دیدیا ہو۔ مہتاب جتنی معصومیت سے بولی سعدیہ بیگم نے باضابطہ دونوہاتھوں سے اپنا سرپیٹا البتہ آمینہ بیگم اور کوکب کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

اور کچن میں داخل ہوتے آفتاب نے باآواز بلند لاحول پڑھا تھا۔اسکے اس طرح کہنے پراب کی بار سعدیہ بیگم کا قہقہ بھی شامل ہوا۔

تم سوچ کر نہیں بول سکتی ہر وقت بس فضول بولنا ہوتا ہے۔آفتاب نے اسے گھورا جو اسکوڈ دیکھ کر نیوٹن کی شاگرد بنی سیب کو گھوما گھوما کے دیکھ رہی تھی۔

ماما میرے لئے ایک کپ کافی بنوادیں. آفتاب نے ہنستی ہوئی ماں سے کہا۔ جبکہ نظریں اسی پر تھی جو سب کو ہنسا کر خود سنجیدگی کے ریکارڈ توڑ رہی تھی۔

بڑی ماما آج سے تقریباً اٹھائیس و نیتس پہلے آپ کو کرٹیلے کھانا پسند تھا یا کسی وجہ سے کھایا تھا کیا؟ آفتاب کے کچن سے جاتے ہی مہتاب نے تجسس سے پوچھا۔

اب یہ کیسا سوال ہے ماہی۔آمینہ بیگم کافی کے لیہ مگ نکالتے ہوئے حیرانگی سے پوچھا۔

بولیں نا پلز۔مہتاب نے اجزی سے کہا۔

نہیں بچے لیکن آپ کیوں پوچھ رہیں ہیں۔اب وہ کافی مگ میں ڈال رہی تھی۔

وہ کچھ نہیں میں نے سوچا اسی کا اثر ہے پروفسسر پر اگر نہیں تو پھر کوئی اور سورس ہو گا انکے اس سڑے ہوئے مزاج کا۔مہتاب افسوس زدہ لہجے میں بولی۔

آفتاب جو کچھ یاد انے پر دوبارہ کچن میں آیا تھا اسکی اس گل افشانی پر دانت کچکچا کے رہ گیا۔

ماما میں لان میں ہوں کافی وہیں بجھوایں۔آفتاب نے اسے گھورتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا چبا کے ادا کیا۔

سدھر جاؤ مہتاب جس دن بھائی کے ہتھے چڑھی گئی نا تمہیں کوئی نہیں بچا پائے گا۔ کوکب ہنستے ہوئے بولا۔

ابھی تو تمہیں میرے ہاتھوں سے کوئی نہیں بچا سکتا خبیس انسان مجھے بتا نہیں سکتے تھے۔ مہتاب ٹیبل پر رکھی پانی کا جگ اٹھتے ہوئے بولی کوکب اسکا ارادہ جان کر باہر کی جانب دوڑ لگا دی۔ دونو پھر سے آگ پیچھے بھاگ رہے تھے۔

انہیں اس طرح دیکھ کر دونو کی ماؤں نے اسی طرح خوش رہنے کی دعا دی لیکن کہتے ہیں نا ہر دعا کو قبولیت کا شرف حاصل نہیں ہوتا۔

برخردار آج کل بہت بزی رہنے لگے ہو کبھی ناشتہ پر نظر نہیں تو کبھی ڈنر پر سب خیریت تو ہے۔ امجد صاحب نے آفتاب کو مخاطب کیا جو آج جس کی پچھلے کئی دنو سے یہی روٹین بن گئی تھی۔

جی چاچو سب خیریت ہے بس یونی میں سیمیسٹرس چل رہے ہیں بس اسی لئے۔آفتاب نے آرام سے بتایا۔

لیکن بیٹا پہلے تو ایسا نہیں ہوا کبھی ؟اسجد صاحب نے پوچھا۔

جی پاپا دراصل پہلے ایگزامینیشن ڈیپارمنٹ میں میری ڈیوٹی نہیں تھیں لیکن اب پروسیر عمران صاحب کے جانے کی وجہ سے مجھ پر لگی ہے۔آفتاب نے تفصیل سے بتایا۔

اچھا تو انکا اپریش ہو گیا پھر۔

نہیں پاپا بتا رہے تھے پرسوں ہیں دعا کریں خیر وافیت سے ہو جایئے بہت اچھے انسان ہیں وہ۔آفتاب نے بتا جو کینسر کے علاج کے اپنے بیٹے کے پاس امریکہ گئے تھے۔

اللہ صحت دے انہیں۔اسجد صاحب نے صدق دل سے کہا وہ بھی کئی بڑ میل تھے انسے مہتاب کے پروفیسر تھے وہ.

بڑے پاپا پھر ہم زوبیہ کے گھر کب جائنگے شگن لے کر۔سب کے لاؤج میں بیٹھتے ہی مہتاب نے اپنا مدع اٹھیا۔

چلے جائنگے بچے ابھی آپ کے امتحانات تو ہو جانے دو۔اسجد صاحب اسکی بیتا بید یکھتے ہوئے مسکرا کے بولے۔

پاپا آج آخری پیپر تھا ہم دونو کا کوکب کے تو دو دن پہلے ہی ہو گئیے ہیں۔

اچھا بھئی لیکن میرے بچے کو اتنی جلدی کیوں ہیں۔امجد صاحب نے انکی بیتابی دیکھتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

اصل میں کچھ دن پہلے جب اسجد صاحب نے کوکب کو پڑھائی کے بعد آفیس جوائن کرنے کو کہا تھا تو مہتاب اداس ہو گئی تھی کے اب وہ اکیلی گھر میں بور ہو جایا کرے

گی تبھی کوکب نے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے زوبیہ کو اس گھر میں لانے کے
ہزاروں فوائد گنوادئے اور پھر کیا تھا مہتاب اپنے مشن زوبیہ کی شادی پر نکل پڑی
۔اور رشتہ پکا کر کے ہی دم لیا تھا۔اسکا بس چلتا تو شادی بھی کروادیتی لیکن ایگزامس
کی وجہ سے انگیجمنٹ کی رسم بعد میں رکھی گئی تھی اب جیسے ہی امتحانات ختم ہوئے
مہتاب پھر اپنے مشن پر نکل پری تھی۔

اچھا آفتاب تم کب فری ہو رہے ہو پہلے بھی تم نہیں گئے اب تو لازمی تمہارا
جانا۔آمینہ بیگم نے اسے مخاطب کیا۔

ماما میں بھی کل سے فری ہوں۔آفتاب نے جواب دیا۔

پھر ٹھیک ہے پرسوں ہم رسم کرنے جائینگے ساتھ نکاح کی تاریخ بھی لیتے آئنگے۔

ماما لیکن اپنے تو کہا تھا انگیجمنٹ کرینگے۔مہتاب نے حیران سے پوچھا کیوں کے یہ
بات اسکے علم میں نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہاں بچے انکا ارادہ بھی یہی تھا لیکن ہم نے کہا کی ہم نے اپنے بڑے بیٹے کا بھی نکاح کیا تھا تو یہ بھی ویسے ہی ہو گا۔ آمینہ بیگم نے تفصیل سے بتایا۔

کوکب کے بچے تمہیں سب پتا تھا ہیے نا اور تم نے مجھے پھر بھی نہیں بتایا۔ مہتاب کا رخ اب کوکب کی طرف تھا جس پر کوکب نے ایک اسمائل پاس کی تھی۔

اور پھر تم دونو کے فائنل ایگزام کے بعد ساتھ ہی رخصتی کر دینگے۔ آمینہ بیگم مزید بولی انکی بات پر آفتاب نے مہتاب کے تاثرات دیکھنے کے لئے اسکی طرف دیکھا لیکن اسے شدید مایوسی ہوئی کیوں کے وہ کوکب سے لڑنے میں مصروف تھی آفتاب نے ایک گہری سرد سانس فضا کے سپرد کی۔

ماما نکاح کی ڈیٹ دس دن کے اندر کی ہی کوئی رکھیے گا میں نے آپ سب کو بتایا تھا نا بینگلورو جانے کے بارے میں۔ آفتاب نے کچھ دن پہلے سب کو بتایا تھا کی اسے ڈیڑھ دو مہینے کے لئے یونیورسٹی کی طرف دوسرے برانچ بھیجا جا رہا ہے۔

www.novelsclubb.com

بیٹا اتنے دنوں کے لئے جانا ضروری ہے۔ آمینہ بیگم نے فکرمندی سے پوچھا اس سے پہلے کبھی وہ زیادہ دنوں کے لئے کہیں گیا نہیں تھا۔ اسلئے بھی وہ پریشان تھیں۔

ماما وہاں میری ضرورت ہے ڈین نے اسپیشل ریکویسٹ کی ہے انھیں منا کرنا اچھی بات تو نہیں۔ آفتاب ان کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔

اچھا بھئی پھر آپ لوگ تیّاری کرلیں پرسوں کی۔ اسجد صاحب ٹوپک چینج کرتے ہوئے بولے۔

تیّاری تو ہم نے مکمل کرلی ہے بھائی صاحب کچھ چیزیں بچتی ہیں اور پھل کا بھی اوڈر دینا ہے بس۔ سعدیہ بیگم بولی۔

www.novelsclubb.com

ماما میری شاپنگ۔ مہتاب نے پہلی بار شاپنگ کی بات کی ورنہ شاپنگ کرنا اسے بلکل پسند نہیں تھا اسکی ساری شاپنگ ہمیشہ سے آمینہ بیگم اور سعدیہ بیگم ہی کرتیں آرہی تھیں۔

اس بار میں نے نہیں کی ہے اس لئے اگر لینا ہے تو خود چلی جانا۔ سعدیہ بیگم نے مشورہ دیا جو اسے بلکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔

ماما آپ جانتی ہیں مجھے نہیں پسند۔ مہتاب منہ بسورتے ہوئے بولی۔

تو اب کر لو کب تک میں تمہاری شاپنگ کرونگی کل کو شادی ہو گی تمہاری کیا اپنے بچوں کی شاپنگ بھی مجھ سے کرواؤ گی تم۔ ان کی بات پر مہتاب کا چہرہ سرخ ہوا آفتاب نے دلچسپی سے اسے دیکھا وہ تو شکر تھا کے اسجد صاحب اور امجد صاحب کے ساتھ کو کب بھی اپنے کمرے میں جا چکے تھے۔ ورنہ وہ ابھی شروع ہو جاتا۔

تو نا کریں میں کوئی سا بھی پہن لونگی۔ مہتاب آفتاب کے سامنے اس طرح کی بات پر جھنجھلا کر پیر پٹکتے ہوئے وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔ آفتاب کی نظروں نے دوڑ تک اسکا پیچھا کیا۔ کیوں کے پہلی بار اسنے مہتاب کے چہرے پر یہ شرم و حیا کے رنگ دیکھے تھے۔ ورنہ جس طرح وہ اس سے بھاگتی اسے تو یہی لگتا تھا کی وہ بہت نا سمجھ ہے۔ جسکا اسنے بارہا اپنی ماں سامنے اظہار بھی کیا تھا۔

سعدیہ ناراض کر دیا نا بچی کو۔امینہ بیگم بند دروازے کو دیکھتے ہوئے بولی جبکہ آفتاب سرشاری کے عالم میں وہاں سے اٹھ چکا تھا۔

بھابھی اسے سیکھنا تو ہو گا نا یہ سب کل کو اسے ہی کرنا ہے نا سب۔سعدیہ بیگم سنجیدگی سے بولی۔

یہ بھی تم نے خوب کہی ہم سب کہاں چلے جائنگے جو وہ کرے گی سب۔آمینہ بیگم حیران سے بولی۔

ہاں بھابھی لیکن آفتاب۔وہ کچھ کہتے کہتے رکی۔

سعدیہ یہ سچ ہے کی آفتاب سنجیدہ مزاج کا ہے لیکن تم اس بات سے انجان تو نہیں ہو کی مہتاب کو لے کر اسکے جذبات کیا ہیں۔اور شادی کے بعد تو اچھے اچھے سنجیدہ مزاج لوگ شوق ہو جاتے ہیں اور شوق مزاج لوگ سنجیدہ اس لئے تم بچی کو ناڈانٹا کرو وقت کے ساتھ سیکھ جائے گی سب۔آمینہ بیگم نے انھیں آرام سے سمجھاتے

ہوئے کہا وہ جانتی تھی کچھ بھی ہے وہ بیٹی کی ماں ہیں تو اس طرح کے خدشات ہونا کوئی انوکھی بات نہیں ہے۔

تمہاری تسلی کے لیے میں آفتاب سے بھی بات کرونگی بلکہ کل مہتاب کو اسی کے ساتھ شاپنگ کیلئے بھیجواتے ہیں۔آمینہ بیگم نے انکی پریشانی کو دور کی اچھی تجویز نکالی۔تو انہوں نے اسباب میں سر ہلایا۔

میم یہ دیکھیے یہ کل ہی آیا ہے ایکدم لیٹیسٹ ڈیزائن ہے۔ سیلس مین نے ایک خوبصورت سی سکائی بلیو اینڈ لائٹ پنک فراک انکے سامنے پھیلاتے ہوئے کہا۔جو بلاشبہ خوبصورت تھا.جی کے گلے اور بازوں پر سفید موتیوں کا نفیس سا کام تھا جو بہت دلکش لگ رہا تھا۔دونو نے اسے ستائشی نظروں سے دیکھا۔

وہ دونو اس وقت حیدرآباد کے مشہور شوروم کشش پر موجود تھے۔مہتاب کپڑے دیکھ رہی تھی آفتاب اسکی شکل دیکھ رہا تھا جس پر سوائے بےزارگی کے کچھ نا

تھا۔ سیلس مین نے کپڑوں کا ڈھیر لگاتے ہوئے ہر کپڑے کی شان میں قلعہ باندھ رہا تھا اور وہ کپڑوں کو ایسے الٹ پلٹ کے دیکھ رہی تھی جیسے کوئی انوکھی چیز ہو۔

اب وہ کرتی بھی کیا ایک تو شاپنگ کرنا نہیں پسند تھا اس پر بڑی ماما نے زبردستی بھیجا بھی تو پروفیسر کے ساتھ ماما یا بڑی ماما ہوتی تو کچھ ہیلپ ہی کر دیتی سلیکشن میں۔

آپ یہ پیک کروادیں۔ آفتاب نے اسی سکائی بلیو اینڈ لائٹ پنک فراک کی طرف اشارہ کیا وہ سمجھ گیا تھا مہتاب تو آج کی تاریخ میں کچھ سلیکٹ کرنے سے رہی مہتاب بھی چپ رہی کیوں کے اسے بھی وہی فراک اچھا لگا تھا۔

اور کچھ لینا ہے؟ گاڑی سٹارٹ کرتے آفتاب نے پوچھا۔

نہیں۔ سیٹ بیلٹ لگاتے ہوئے اہستہ سے بولی کیوں کہ اس سے وہ لگ نہیں رہا تھا۔

اپ!!!۔ مہتاب کچھ بولنا چاہتی تھی کی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ششش!!!!!۔آفتاب نے اسکی طرف جھکتے ہوئے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا پھر جھک کر سیٹ بیلٹ لگایا۔اس کے اس طرح کرنے سے وہ بلکل مہتاب کے اپر جھک گیا تھا۔جس کی وجہ سے مہتاب کو اسکی سانسوں کی گرماہٹ اپنے چہرے پر محسوس ہورہی تھی۔

آنکھیں کھول لوڈر یکولا نہیں ہوں جو خون پیجاونگا۔آفتاب اپنی جگہ سمبھالتے ہوئے اسکے آنکھ بند کرنے پر چوٹ کی تو مہتاب نے فوراًاپنی آنکھیں کھولی لیکن اسکی طرف دیکھنے سے اجتناب کیا۔

پسند تو بڑی لاجواب ہے میری بیٹی کی آمینہ بیگم ڈریس کی تعریف کرے بغیر نارہ سکی۔

www.novelsclubb.com

بیٹی کی نہیں ماما بیٹے کی یہ تو وہاں کپڑوں کو ایسے دیکھ رہی تھی جیسے کوئی روکیٹ سائنس کا پروبلم ہو۔آفتاب اسے دیکھتے ہوئے بولا جو صوفے پر ایسے بیٹھی تھی جیسے جنگ لڑ کر آئی ہو۔

کوئی بات نہیں تم کر وہ کرے ایک ہی بات ہے۔وہ کپڑے تہ کرتے ہوئے بولی۔

ویسے بھائی پسند کمال کی ہے آپ کی۔

وہ تو ہے۔آفتاب اسے دیکھ کے بولا۔اسکے لفظوں کی گمبھیر تا صرف مہتاب نے محسوس کی تھی۔

ماما میں فریش ہولوں۔ان نظروں سے بچنے کا ابھی مہتاب کو یہی بہانہ صحیح لگا۔۔

میں بھی اتا ہوں۔آفتاب بھی اٹھا کیوں اسکے بیٹھنے کا مقصد اب جا چکا تھا۔

آفتاب نے سوچ لیا تھا رخصتی سے پہلے مہتاب کو اپنے جذبات کا نا سہی رشتے کی نویت کا ضرور احساس دلائگا۔کیونکہ یہ ضروری تھا۔احساسات کسی بھی رشتے کی بنیاد ہوتے۔ہیں۔

www.novelsclubb.com

مبارک ہو موٹو آخر تمہارا بھی نکاح ہونے والا ہے۔ مہتاب جو ابھی زوبیہ کے گھر سے آئی تھی لاؤنج میں ٹی. وی دیکھ رہے کوکب کے پاس دھپ سے بیٹھتے ہوئے بولی جبکہ بڑوں نے اپنے اپنے کمروں کی راہ لی تھی۔

خیر مبارک اور کیا تمہارا بھی نکاح ہونے والا ہے لڑکیاں مرتی ہے مجھ جیسے بندے سے شادی کرنے کیلئے۔ کوکب کالر اٹھاتے ہوئے فخر سے بولا۔

افففف اللّٰہ یہ منہ اور مسور کی دال۔ مہتاب نے جیسے ناک سے مکھی اڑائی۔

ویسے یار ماہی تم لوگوں کو زرا شرم نہیں آئی بنا دولہے کے رسم کرکے اتے ہوئے۔ کوکب جس کی سوئی تین دن سے وہیں اٹکی تھی کے دولہا کیوں نہیں جا سکتا رسم کرنے پھر شروع ہو گیا تھا۔

بلکل نہیں آئی۔ بلکہ خدا کا شکر ادا کیا کے رسم میں دولہا کو لیجانا نہیں ہیں ورنہ لوگ اتنے موٹے دولہے کو دیکھ کر نجانے کیا کیا کہتے۔ مہتاب فون پر لئے گئے فوٹوز

www.novelsclubb.com

دیکھتی آرام سے بولی۔ کوکب کے تو سر پے لگی تلوں پر بوجھی لیکن بچارا صبر کا گھونٹ پی کر رہ گیا۔ پھر قدرے سمبھل کر بولا۔

فوٹو زلی ہے؟ کوکب نے شیریں لہجے میں پوچھا۔

بلکل لی ہے بلکہ بار بار لی ہزار بار لی ہے۔ میری تو پوری گیلری بھری ہے فوٹوز سے۔ مہتاب شاعرانہ انداز میں ہاتھ ہلا ہلا کر بولی۔

تو پھر انتظار کس بات کا دکھاؤ۔ کوکب فوراً سیدھا ہو کے بیٹھتے ہوئے بولا۔

وہ کس خوشی میں۔ مہتاب نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔

کیا مطلب کس خوشی میں میرے نکاح کی ڈیٹ فیکس ہوئی ہے تو اپنی ہونے والی بیوی کی فوٹو بھی نا دیکھوں ایک تو لے کر نہیں گئے تم لوگ۔ کوکب لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہوا۔

www.novelsclubb.com

کتنی بار کا تو دیکھا ہوا چہرا ہے دیکھ کے کیا کرو گے۔اور اگر اسپیشل دیکھنا ہے تو فیس دو۔مہتاب بھی اسکے برابر کھڑی ہوتی ہتھیلی آگے کر کے بولی۔

یہ لو اور فوراً سے فوٹوز واٹس اپ کرو۔کوکب نے خلاف معمول بنا بحث کئے دو دو ہزار کے نوٹ اسکی کھلی ہتھیلی پر پٹکنے کے انداز میں رکھا۔

یہ کیا ایک فوٹو۔کوکب تقریباً صوفے سے اچھل کے بولا۔

تو کیا چار ہزار میں پورا فون دیدوں؟مہتاب آرام سے دونو پیر اپر صوفے پر کرتے ہوئے بولی۔

مہتاب پورے فوٹوز سینڈ کروا بھی کے ابھی۔کوکب اسے گھورتے ہوئے بولا۔جس پر اسکی گھوری کا کوئی اثر نہیں ہوا۔

نہیں کرتی۔مہتاب کان سے جھمکے نکال کر ٹیبل رکھتے ہوئے بولی۔

پکی بات۔کوکب نے تصدیق کرنی چاہی۔

www.novelsclubb.com

کہو تو لکھ کر سگنیچر کے ساتھ دوں۔ مہتاب فون پر نظر جمائیے بولی جہاں وہ ایک ایک پک کو ذوم کر کر کے دیکھ رہی تھی۔

ٹھیک ہے جیسی تمہاری مرضی۔اب پنگا لیا ہے تو مہنگا تو پڑے گا۔ کوکب اٹھتے ہوئے بولا۔ لیکن مہتاب نے کوئی نوٹس نہیں لیا اور یہ نوٹس نا لینا اسے بہت بھاری پڑ گیا۔

بھائی بات سنئیں۔ آفتاب جو سارے کام نپٹا کر اندر آرہا تھا کوکب کی آواز پر روکا۔اسکے بولانے پر مہتاب نے افسوس کے انداز میں سر ہلایا کیوں کے اسکے خیال میں کوکب آفتاب سے فوٹوز مانگے گا.

بھائی مہتاب ہے نا پوچھ رہی تھی کہ۔ کوکب مہتاب کو دیکھتے ہوئے بولا جو اسکی بات پر سپرنگ کی طرح صوفے سے اچھلکے کھری ہوئی۔

کوکب کوئی بکواس نا کرنا میں کچھ نہیں پوچھارہی تھی۔ مہتاب ایک جست میں ان دونو کے پاس پہونچ کر بولی۔

کیا پوچھ رہی تھی۔ آفتاب نے اسے دلچسپی سے دیکھتے پوچھا۔

یہی کے وہ آج کیسی لگ رہی تھی اپنے ڈریس پسند کیا تھا نا اس لئے۔ تھنکس۔ کوکب جلدی سے اپنی بات مکمل کرتا اسکے ہاتھ سے فون لے کر شکریا ادا کرتا ان کی طرف چل دیا۔

پیچھے مہتاب کے تو مانو ہاتھ پیر پھول گئے ایک تو آج کل ویسے بھی ہر وقت آفتاب کی نظریں اسکا ایکسرے کرتی رہتی تھی اپر سے یہ کوکب بھی ایک پھلجھری چھوڑ کر چلا گیا۔

قسم لیے لیں میں نے ایسا کچھ نہیں بولا۔ مہتاب وضاحت دے کے آگے بڑھنے ہی والی تھی کے اس کی کلائی آفتاب نے تھام لی۔ جس پر وہ پورے بدن سے کانپ اٹھی۔

سسس سچی۔۔۔۔۔ مممیں نے۔۔۔۔۔ ننن نہیں پوچھا۔ مہتاب کی آواز میں واضح لرزش تھی۔

آفتاب نے ہاتھ کو تھوڑا جھٹکا دیا تو مہتاب کی پشت اسکے سینے سے آلگی۔آفتاب کچھ دنوں سے نوٹس کر رہا تھا کی اب مہتاب اسکے سامنے انے سے بارہا اجتناب برت تی ہے۔بلکہ پوری کوشش ہوتی ہے کی سامنا نا ہو لیکن آفتاب بھی آفتاب تھا دن میں پانچ چھے بار تو اسے کسی نا کسی کام سے بلا ہی لیتا لیکن مہتاب بھی کام ہوتے ہی ایسے غائب ہوتی کے جیسے آئی ہی نا ہو۔البتہ سیمیسٹر گیاپ کی وجہ سے وہ اٹھا نے اب نہیں آ رہی تھی۔اور آج آج تو وہ اسکے ضبط کا امتحان لینے پر ہی تلی ہوئی تھی اسی کا پسند کیا ڈریس پہن کر ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھی لیکن مجال ہے جو آفتاب کے آس پاس سے بھی گزری ہو اب جا کر کو کب نے موقع دیا تھا۔جس پر وہ دل سے اسکا مشکور تھا۔

www.novelsclubb.com

اور اگر میں بتانا چاہوں تو۔آفتاب نے اسکے کان کے پاس مدھم سی سرگوشی کی۔جس پر اسنے اپنی آنکھیں زور سے بند کی کیوں کہ اس شکنجے نما حصار کو توڑنا نا ممکن تھا۔

یوں تو تم ہمیشہ ہی پیاری لگتی ہو لیکن آج کی بات کچھ اور ہے۔ کیوں کی آج تم پر میرے پسند کا رنگ چڑھا ہے۔ آفتاب نے تھوڑا جھک کر سر گوشی کی کیوں مہتاب اسکے کندھے سے تھوڑا اپر تک آتی تھی اور جتنی دھان پان سی وہ تھی اسکے وجود میں چھپ سی گئی تھی

آفتاب ابھی کچھ اور کہنے ہی والا تھا کی۔ تبھی کوکب کے گنگنانے کی آواز آئی شائد وہ واپس آ رہا تھا۔ آفتاب نے فوراً اسے چھوڑا مہتاب بھی آس پاس دیکھے بغیر وہاں سے سرپٹ بھاگی۔

یہ کہاں چلی گئی بھائی۔ کوکب جو اسکے فون سے پیکس واٹس اپ کر کے آیا تھا اسے تقریباً بھاگتے دیکھ کر حیرانگی سے پوچھا۔

شائد چینج کرنے۔ آفتاب بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا پھر بنارو کے اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔

www.novelsclubb.com

ہیں دونو کو کیا ہوا۔ خیر ابھی فون دینے جانے کا مطلب ہوا مہتاب کے ہاتھوں اپنی دھلائی تو بہتر ہے ابھی نا جاؤں ویسے بھی چار دن میں دولہا بننے والا ہوں کیا سوجا ہوا منہ لے کر اچھا لگوں گا۔ کوکب خود کلامی کرتے ہوئے بولتا۔اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

کچھ دن پہلے جب پروفیسر عمران اپنا علاج مکمل ہونے کے بعد واپس آرہے تھے تو۔کوکب نے بات کا اغاز کرتے ہوئے اسے دیکھا جو پوری طرح اسکی طرف متواجہ تھا۔

www.novelsclubb.com

تو؟آفتاب نے بیتابی سے پوچھا۔

توماہی کے ڈیپارمنٹ کے تقریباً سبھی سٹوڈنٹس انھیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ریسیو کرنے جانا چاہتے تھے لیکن پرنسپل سر نے اجازت نہیں دی بس تین پروفسرس اور کچھ سٹوڈنٹس کو ہی اجازت دی تھی۔ چونکہ مہتاب کا فائنل ائیر تھا اور وہ عمران سر کی فیوریٹ بھی تھی تو جن سٹوڈنٹس کو پروفسرس کے ساتھ جانے کی اجازت تھی ان میں مہتاب بھی شامل تھی۔ کوکب کچھ دیر کو روکا۔ پھر سلسلہ کلام وہیں سے جوڑا۔

ماہی کا اتنا دل تھا اس لئے پاپا نے بھی اجازت دیدی کاش پاپا ہمیشہ کی طرح نا مانتے۔ لیکن وہ مان گئے۔ کوکب نے سرد اہ بھری۔ سر کی فلائٹ کی لینڈنگ تین بجے تھی وہ لوگ ڈھائی بجے ائر پورٹ پر موجود تھے انہوں نے سر کو ریسیو کیا اور یونی واپس اگئیے۔

www.novelsclubb.com

لیکن شام کو پتا چلا کے دو بج کے پندرہ منٹ پر جو فلائٹ لینڈ ہوئی تھی اس میں ایک ایسا شخص تھا جو اس وائرس سے انفیکٹیڈ تھا پتا چلتے ہی نا صرف ایئرپورٹ بند کیا گیا بلکہ پیسنجرز ڈیٹیل کے زریعہ انھیں بھی ڈھونڈنے لگے جو دو بجے کے بعد وہاں

موجود تھے۔ عمران سر کے ٹکٹ ڈیٹیل سے یونی کا بھی پتا چلا۔ انتظامیہ نے ان سٹوڈنٹس اور پروفیسرس کو بھی اپنے ساتھ لے گئے کچھ دن تک انڈر ابزرویشن رکھنے کے لئے تاکے کوئی انفیکٹیڈ ہوا بھی ہو تو پھیلے نا بلکہ وقت پر علاج ہو سکے اور اگر نا ہوا تو بھی شک نارہ جائے۔ کیوں کہ مہتاب میرے ساتھ جلدی گھر آگی تھی تو وہ بچ گئی۔

لیکن بعد میں وہ لوگ یونی سے پتا کر کے اسے بھی لینے آے تھے لیکن پاپا اور چاچو نہیں مانے لیکن وہ لوگ بضد تھے وہ کیا کرتے اپر سے اوڈرس تھے سرکاری لوگ تھے اس لئے پاپا نے کمیشنر انکل کو کال کی چاچو بھی انکے دوست جو یم .یل .اے۔ ہیں انھیں کال کی میں بھی ڈاکٹر انکل کو لے کر آیا۔ پھر کتنی منت سماجت کے بعد وہ لوگ اس بات پر مشکل سے معان گئے کی ماہی کے لئے الگ سے سارا انتظام کیا جائے۔ انھیں مطمئن کرنے کے لئے ڈاکٹر انکل نے اپنی انڈر ابزرویشن میں گیسٹ ہاؤس کے اس روم کو ریڈی کروایا۔

www.novelsclubb.com

پھر ماہی کے لاکھ منا کرنے رونے ضد کرنے کے باوجود اسے وہاں شفٹ کر دیا گیا۔ کوکب کی آنکھوں میں ماہی کا روتا بلکتا چہرا آیا تو اسنے کرب سے آنکھیں میچ لی۔

بھائی ہم لوگ کرتے بھی کیا آپ تو جانتے ہیں اس پر موسم کا کتنا جلدی اثر ہوتا ہے تب بھی اسے زکام اور سردی تھی۔ ہم سب ڈر گئے تھے اسکے لئے۔ اور خبریں بھی تو عجیب عجیب آرہی ہیں آج کل اور آپ جانتے تو ہیں گھر میں اسے لے کر سب کیسے ٹچی ہیں۔ لیکن ماہی نے اسکا الٹا اثر لے لیا اور ہم سب سے کہا کی اگر ہم میں سے کوئی بھی وہاں آیا تو وہ نرس اور ڈاکٹر میں سے کسی کو بھی اندر داخل ہونے نہیں دیگی۔ اور

پچھلے پندرہ دنوں سے ہم نے اسے دیکھا تک نہیں نرس اسکی دیکھ بھال کر رہی ہے اور ڈاکٹر انکل بھی دن میں تین چار بار آجاتے ہیں۔ ڈاکٹر انکل کا کہنا ہے کی وہ بلکل ٹھیک ہے اور جو نہیں ہے وہ ہو جائے گی لیکن۔

لیکن کیا؟آفتاب نے اتنی دیر میں پہلی بار لب کشائی کی جس کے انداز میں بیچینی ہی بے چینی تھی۔

یہ کل آپ انھیں سے پوچھ لیجیے گا میں آپ کو لے چلونگا ابھی آپ سو جایئے۔بے فکر رہیں بھائی یہ ہماری آزمائش ہے اور مجھے یقین ہے اب آپ کے انے سے وہ ختم ہو جاے گی۔کوکب اسکے کاندھے پر دباو ڈالتا پر یقین لہجے میں بول کر کمرے سے نکل گیا۔

آفتاب نے اسکے جانے کے بعد بیڈ کے کراؤن سے سر لگایا اسکے ذہن میں وہ ترجمع آیا۔

"بے شک مشکل کے بعد آسانی ہے"۔اس ایک لائن نے اسے اندر تک سکون بخشا تھا پھر وہ اٹھکے وضو کرنے چلا گیا کیوں کہ کل سے اسے نئے محاذ پر نکلنا تھا جو بلکل آسان نہیں تھا۔

آج کوکب کا نکاح تھا چونکہ رخصتی بعد میں تئے کی گئی تھی تو نکاح سادگی سے گھر کے لان میں ہی رکھا گیا تھا۔لان کو کافی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا بیچ میں چھوٹا سا اسٹیج نہایت ہی نفاست سے سجایا ہوا تھا دونو طرف کے قریبی رشتے دار ہی کو دعوت دی گئی تھی پھر بھی لان بھر چکا تھا۔

چونکہ نکاح ہو چکا تھا تو کچھ وقت کے لئے دونو کو ساتھ اسٹیج پر بیٹھا دیا گیا تھا۔زوبیہ نے بوٹل گرین رنگ کا شرآرا پہنا تھا جس میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔اسکے بر عکس کوکب نے سفید شلوار قمیض پر بلیو رنگ کی بلیزر پہنا تھا جس میں وہ کمال لگ رہا تھا۔

اور محفل کی جان مہتاب نے ہلکے نیلے رنگ کا سادہ مگر خوبصورت فراک پہنا تھا جس میں اسکی میدے جیسی رنگت چمک رہی تھی آفتاب نے بھی کوکب کی طرح شلوار قمیض ہی پہنا تھا لیکن اپنی وجاحت کی وجہ سے وہ نمایاں نظر آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

فوٹو گراف کے ہوتے ہوئے بھی مہتاب اپنے فون سے فوٹو لینے میں مصروف تھی کے تبھی زوبیہ کا کزن اسکے پاس آیا۔

ہائے! میں زوبیہ کا کزن راحل۔ کزن صاحب بھرپور دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے بولے۔ مہتاب نے زبردستی کی مسکراہٹ بھی چہرے پر لانے کی کوشش نہیں کی کیوں کے رسم والے دن بھی یہ بندا تین بار اپنا تعارف کروا چکا تھا۔ عجیب چپکو آدمی تھا۔

آپ کی تعریف۔ دانت ابھی بھی باہر تھے۔

جی میں اپنے منہ سے نہیں کرتی۔ مہتاب لٹھ مار انداز میں بولی۔ کزن صاحب نے تو ایسا قہقہ لگایا جیسا ہنسنے پر انعام ہو۔

جی وہ تو آپ کو کرنے کی ضرورت بھی نہیں۔ مہتاب کے چہرے کو دیکھ کر کھوئے ہوئے لہجے میں بولا۔

www.novelsclubb.com

اس بکواس کا مطلب۔ مہتاب لحاظ کرے بغیر غصہ سے بولی۔ اسے اس طرح کے فضول لوگ بلکل نہیں پسند تھے۔

آرے آپ تو غصہ ہو گئیں میں تو مذاق کر رہا تھا۔ اب وہ سنبھل کے بولا لیکن دانت اندر کرنے کی زحمت نہیں کی۔

اور وہ کس رشتے سے۔ مہتاب کا غصہ برقرار تھا۔

آرے ابھی ابھی تو تازہ ترین رشتہ بنا ہے۔ آپ دولہے کی ایک لوتی بہن ہے تو ہوا نا مذاق کا رشتہ۔ کزن صاحب کے لاجک کا بھی کیا کہنا۔

میں صرف دولہے کی ایک لوتی بہن ہی نہیں ایک لوتی بھابھی بھی ہوں اور اس رشتہ سے میرا اور آپ کا بہن بھائی کا رشتہ ہوا۔ اور یہ مذاق کا تو رشتہ بلکل نہیں ہے۔ مہتاب نے سنجیدگی سے کہا اب کی بار کزن صاحب کے دانت کے ساتھ ساتھ وہ بھی اندر کی جانب بڑھ گئیے۔

لیکن پیچھے مہتاب حیران ہو گئی کے اسنے کیسے دھڑلے سے سب بول دیا۔ اسکے بر عکس پیچھے کھڑا آفتاب کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھنے کے لائق تھی۔ کیوں کے پہلی بار اسنے مہتاب کے منہ سے اپنے رشتہ کا ذکر سنا تھا۔

پھر فوٹوز لینے کا نا ختم ہونے والا سیلسلہ شروع ہوا تھک کر وہ لوگ رات کے تین بجے گھر لوٹے اتے ہی سب نے اپنے کمروں کی راہ لی تھی۔ اگلے چار دن بہت بزی رہنے والے تھے کیوں کہ چار دن بعد آفتاب کی بنگلورو کی فلائٹ تھی۔

آؤ ماہی فوٹوز دیکھتے ہیں۔ کوکب لان میں ماہی کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا۔ فوٹو گرافر انکا جاننے والا تھا تو کوکب نے اس سے ایک کوپی اپنے لیب ٹاپ میں منگوالی تھی۔ لیکن اسکی بات پر تو مہتاب کو آگ ہی لگ گئی۔

تم نا فوٹوز کی بات کرو ہی مت۔ بلکہ تم مجھ سے بات ہی نا کرو۔ ورنہ میں تمہارا سر پھوڑ دونگی۔ ماہی غصہ سے ٹیبل پر فون پٹکتے ہوئے ناک پھلا کر بولو۔

اللہ اللہ اتنا غصہ ایسا بھی کیا کہدیا میں کل تک تو ٹھیک تھی تم۔ کوکب بھی ٹیبل پر لیپ ٹاپ رکھتے ہوئے بولا۔

کیا ٹھیک تھا کل تک وہ تو میں تمہارے نکاح کا لحاظ کر رہی تھی موٹو۔ مہتاب نے اسکی غلط فہمی دور کی۔

اچھا! اچھا! اب سمجھا اس دن کی بات کا غصہ۔ ویسے ایسا بھی کیا کر دیا تھا بھائی نے؟ کوکب کو یاد آنے پر بولا لیکن اسکی بات پر ایک بار پھر مہتاب کا چہرا سرخ ہوا جس پر اسنے دوسری طرف منہ کر کے کرکے ہاتھ پھیرا۔

کیا ہوا بھائی نے کسی پرانے حساب پر ڈانٹا تھا کیا۔ کوک رازداری سے بولا۔ کیوں کہ مہتاب کا آئے دن کوئی نا کوئی نیا کارنامہ ہوتا جس پر پروفیسر سے عزت افزائی ہوتی رہتی تھی محفوظ تو خیر کوکب بھی نہیں رہتا تھا۔

تمہارا بھائی ڈانٹ دیتا وہی بہتر تھا لیکن آج کل تو صاحب بہادر نے اس سے بھی مشکل سزا تجویز کی ہے ہر وقت گھورتے رہتے ہیں ایسا لگتا ہے جیسے میں نے انکی کوئی

قیمتی چیز چرالی ہو۔ مہتاب یہ سب صرف سوچ سکی تھی۔اب مہتاب کو کون بتائے کی وہ تو دنیا میں اتے ہی بیچارے کا قیمتی دل چرا بیٹھی ہے۔

ارے کہاں کھو گئی تم کہیں تصور میں تو میرے بھائی کی برائیاں نہیں کر رہی۔کوکب اسکے چہرے کے تاثرات دیکھتے ہوئے بولا جو خاصے بگڑے ہوئے تھے۔

ہاں کر رہی تو کیا کرو گے۔مہتاب تنک کے بولی۔

مطلب تم میرے سامنے ہی میرے ایک لوتے بھائی کی برائی کروگی ویسے شرم کی بات ہے یار۔کوکب ایک دم ڈرامائی انداز میں افسوس کرتے ہوئے بولا۔

تو ایسا کرو تم میرے پیچھے کھڑے ہو جاؤ سمپل۔مہتاب آرام سے بولی۔

ٹھیک ہے۔کوکب بھی اٹھ کے پیچھے کی طرف گیا۔

تمہارے بھائی اور میری عظیم امّاں نے ایک ہفتے سے پریشان کرر کھا ہے یار مہتاب یہ کافی دے آؤ تو پانی رکھ اؤ کپڑے پریس ہوئے کی دیکھو تو کھانا کھانے بلا کے لاؤ مطلب کی پروفیسر نا ہوئے کہیں کے لارڈ گورنر ہو گے۔

اور پروفیسر صاحب انکا تو کیا ہی کہنا ایسے گھورتے ہیں جیسے میری سات پشتوں نے انکا ادھار لے کر ادا نا کیا ہوا۔ مہتاب بولنے پر آئی تو بسس بولتی چلی گئی۔

اب میں نے ایسا بھی کیا کر دیا ہے جو میرے شان میں زمین آسمان ایک کر رہی ہو۔ آفتاب کی بھاری آواز پر مہتاب چھٹ سے اپنی جگہ سے اٹھی۔

آاااپ۔ مہتاب اتنی زور سے بولی کے آفتاب نے کان میں انگلی ڈال کر اپنے پردوں کی حفاظت کی۔

www.novelsclubb.com

میں کیا اتنا ڈرونا ہوں جو ایسے چیخ رہی ہو۔ آفتاب کان سے انگلی نکالکے اسے گھورتے ہوئے بولا۔

لیکن یہاں تو کوکب تھا وہ کہاں چلا گیا؟ مہتاب اسکے سوال کو نظرانداز کر کے بولی۔

اسے پاپا نے بلایا تھا تو وہ اندر گیا ہے۔ آفتاب اسکی چھوڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے

بولا۔

آج اس کوکب کو مجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ خبیث انسان ہمیشہ مجھے شیر کا نوالہ بنا

کر غائب ہو جاتا ہے۔ مہتاب غصہ میں اتنا اونچا بڑبڑا رہی تھی کے آفتاب کے کان

بھی محفوظ ہو رہے تھے۔

تم آج کل مجھ سے اتنا بھاگ کیوں رہی ہو جبکہ میں نے تو کتنے دنوں سے تمہیں ڈانٹا

بھی نہیں۔ آفتاب وہی مہتاب کو نروس کر دینے والی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے

بولا۔

www.novelsclubb.com

اپ کی ڈانٹ ہی ٹھیک تھی ایسے گھورنے سے تو۔ مہتاب کے منہ سے نکلا۔

کیا کہا کیا کرتا ہوں میں۔ آفتاب نے بھاری آواز میں پوچھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مم مجھے نہیں پتا میں چلی۔ مہتاب اگلی بات سنے بغیر ہی اندر بھاگی۔ آفتاب نے ایک لمبی سانس لے کر نفی میں گردن ہلائی۔

اب کیا کیا تھا اپنے بھائی۔ کوکب نے اس کو مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

اسی سے پوچھو۔ آفتاب فون انلاک کرتے ہوئے بولا۔

کیا پونچھوں اس دن کی بات پر پہلے ہی ناراض تھی آئس کریم لے کر منانے آیا تھا لیکن اب جیسا منہ وہ بنا کے گئی ہے پورا پارلر بھی اسکے نام کر دوں تو لگتا ہے نہیں مانے گی۔ کوکب آئس کریم کو دیکھتے ہوئے پریشانی سے بولا۔ آفتاب نے کاندھے اچکائے جیسے کہنا چاہ رہا ہو کی تمہارا درد سر ہے۔

کیا بھائی میری پارٹنر مجھ سے ناراض ہے اور جب وہ ناراض ہوتی ہے تو میرا کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ کوکب اسکے کاندھے اچکانے پر بے بسی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

تو جاؤ مناؤ ابھی۔

ہاں یہ بھی سہی ہے دو کٹ لگائے گی لیکن مان جائے گی ویسے بھی نکاح ہو ہی گیا۔ کوکب نے بنا دیر کئے اندر جانی قدم بڑھائے۔

یہ یہاں پر رکھ دیں آپ جائیں باقی سامان لے کر آئیں۔ مہتاب ملازم کو ہدایت دیتی ہوئی بولی۔ ملازم جی کہ کے چلا گیا۔

یہ سب کیا ہے ؟ آفتاب نے پیکٹس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

بڑی ماما اور ماما نے بھیجا ہے آپ کو پیک کرنے کے لئے کہا ہے۔ مہتاب ملازم کے ہاتھ سے باقی کے پیکٹس لے کر رکھتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

افففف اللہ ان لوگوں کو ہو کیا گیا ہے میں بینگلورو جارہا ہوں چاند پر نہیں جارہا۔ جو سب پیک کروانا ہیں انھیں۔ وہاں پر سٹی کے بیچ و بیچ میں یونی ہیں۔ آفتاب اتنے سارے پیکٹس دیکھ کر جھنجھلاتے ہوئے بولا۔

مجھے کیا پتا ماما نے کہا تھا میں آپ کو دے کر انکا مسیج پہونچا دوں سو میں نے دونو پہونچا دیا میرا کام ختم۔ مہتاب ہاتھ جھاڑتے ہوئے بولتی آرام سے جانے لگی کے آفتاب کے آواز دینے پر روک کر واپس پلٹی۔

تم کہاں جارہی ہو یہ سب پیک کون کرے گا۔ آفتاب کی بات پر مہتاب کی پوری آنکھیں باہر آئی۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو میں نے کونسی انوکھی بات کی ہے۔ آفتاب اسکے آنکھ نکالنے پر حیرانگی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

نہیں ! مطلب آپ مجھے یہ پیکینگ کا کہہ رہے ہیں۔ مہتاب اپنی طرف انگلی سے اشارہ کرتی حیرانگی سے بولی۔

نہیں تمہارے فرشتوں کواؤ جلدی میری ہیلپ کرواؤایک تو میری دونومائیں دو مہینے کے سٹے کے لئے دو سال کا سامان پیک کروانے پر تلی ہیں جیسے وہاں کچھ ملتا ہی ناہو۔ آفتاب بر بڑاتے ہوئے بیاگ بیڈ پر رکھنے لگا۔اب مجبوری یہ تھی کے وہ ان سامان کو لیجانے سے انکار بھی نہیں کر سکتا تھا کیوں کہ اسکے جانے کی وجہ سے پہلے ہی وہ دونو بہت اپ سیٹ تھی۔اب انکار کا مطلب ہوا ناراضگی مول لینا جو اسے گوارا نا تھا۔

لیکن مجھے پیکنگ نہیں آتی۔ مہتاب اسے کام کرتا دیکھ کر شرمندگی سے بولی۔ آفتاب نے سر اٹھا کر حیران نظروں سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

اس میں کونسا تمہیں چار کیمیکل لے کر تجربہ کرنا ہے۔ادھر اؤ یہ تہ شدا کپڑوں کو اس بیاگ میں ڈالو اور ہاں اس سے پہلے واش روم سے میرا شیونگ کٹ لے کر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اؤ۔آفتاب مصروف انداز میں ہدایت دیتے ہوئے بولا تو ناچار مہتاب بھی واشروم کی طرف بڑھ گئی۔

اب یہ سارے پیکٹس مجھے ایک ایک کرکے پاس کرو۔دھیان سے۔آفتاب بیاگ میں پیکٹس سیٹ کرتے ہوئے بولا۔

ارے کہا جارہی ہو؟آفتاب کے بیاگ کو زپ لگاتے ہی مہتاب دروازے کے طرف بڑھی۔تو وہ فوراًاسکے پاس آیا۔

کیا مطلب کہاں جارہی ہوں رات کے ساڑھے گیارہ بج چکے ہیں اور پھر کام بھی تو ہو گیا ہے۔مہتاب جمائی روکتے ہوئے بولی ایک تو رات بہت ہو گئی تھی اپر سے پورا گھر سو چکا تھا۔اور نیند بھی زبردست آرہی تھی۔

کتنا سوئی گی مغرب میں تو سو کے اٹھی ہو۔آفتاب سینے پر ہاتھ باندھتے اسے پوری طرح نظروں کی گرفت میں لیتے ہوئے ہولا۔

دراصل جانے سے پہلے وہ مہتاب کے ساتھ کچھ وقت گزارنا چاہتا تھا۔اب دو مہینے بھی تو گزارنے تھے کچھ تو یادیں ہونی چاہئے۔ورنہ جو یادیں پہلے کی ہے انمیں آفتاب ڈانٹتا ہوا ہی پایا گیا ہے۔

لیکن مجھے نیند آرہی ہے کچھ کام بھی تو نہیں ہے اگر ہیں بھی تو بانو کردیگی۔مہتاب مشکل سے جمائی روکتے ہوئے بولی۔

اچھا جاؤ۔اسے بار بار جمائی لیتا دیکھ کر آفتاب کو اس پے رحم اگیا۔جس کے لئے بیچارے نے اپنے دل پر بڑا سا پتھر رکھا تھا۔

تھنکس۔مہتاب موقع غنیمت جان کر آگ بڑھی لیکن آفتاب کے الفاظ نے اسکے پیر جکڑ لئے۔

www.novelsclubb.com

پرسوں میں جارہا ہوں مجھے یاد کروگی؟آفتاب کے لہجے میں اداسی صاف آیاں تھی۔مہتاب کا دل جیسے روک سا گیا۔مہتاب کی خاموشی دیکھ کر وہ دوبارہ گویا ہوا۔

ویسے تم مجھے کیوں یاد کرو گی میں نے تو ہمیشہ تمہیں روکا ٹوکا اور ڈانٹا ہی ہے۔ آفتاب کچھ دیر رو کا۔

لیکن تم مجھے بہت یاد اؤ گی۔ بہت یاد کرونگا میں تمہیں۔ نجانے یہ دو مہینے میرے کیسے گزرینگے۔ آفتاب کے لفظوں میں اداسی ہی اداسی تھی۔ مہتاب کا دل بھی نجانے کیوں اداس ہوا جبکہ اسکے جانے کی خبر سے وہ واحد فرد تھی جو خوش تھی لیکن اب لگرہا تھا کے اسکے جانے سے دل خالی ہو جائیے۔

اور ایک بات مانو گی۔ آفتاب کافی امید سے بولا۔ کل صبح مجھے اٹھانے آنا۔ لیکن اپنے دل کی رضامندی سے۔ اس سے آگے مہتاب میں اسکے جذباتی باتیں سننے کا حوصلہ نہیں تھا وہ فوراً وہاں سے نکلی۔

www.novelsclubb.com

آفتاب نجانے کتنی دیر تک وہیں کھڑا رہا۔ یہ لڑکی اسکی جان تھی اسکے اتی جاتی سانسوں کی وجہ تھی۔ جس کی محبت اسکے جسم میں خون کی طرح بہتا تھا۔ نجانے کیسے رہ پائیگا وہ اسکے بغیر۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آفتاب نے اداسی سے دروازہ بند کر کے بیڈ پر لیٹ گیا نیند تو اب انی نہیں تھی۔ تو اسکے خیالوں میں ہی کھو گیا۔

اس وقت آفتاب ڈاکٹر فاروق کے آفیس میں موجود تھا۔ جو انکے فیملی ڈاکٹر کے ساتھ ساتھ اسجد صاحب کے بہترین دوست بھی تھے۔

رات تہجد پڑھتے ہوئے وہ مصلہ پر ہی سو گیا تھا صبح دس بجے اسکی آنکھ کھلی تھی تو فریش ہو کر سیدھا ادھر ہی آیا تھا۔ فاروق صاحب کسی مریض کو دیکھ رہے تھے وہ بے چینی سے انکا انتظار کر رہا تھا۔ تبھی وہ اندر داخل ہوئے۔

اسلام علیکم انکل۔ آفتاب اٹھ کر انسے بغلگیر ہوا۔

وعلیکم سلام بیٹھو۔ وہ اپنی سیٹ سنبھالتے ہوئے اسے بھی بیٹھنے کے لئے کہا۔

انکل آپ میرے یہاں انے کا مقصد جانتے ہیں۔آفتاب سید ھا مدع پر آیا۔انہوں نے اسباب میں سر ہلایا۔

ہاں کوکب نے مجھے بتایا تھا۔وہ ٹیبل سے پیپر ویٹ اٹھاتے ہوئے بولے۔

تم ! میں انفیکٹ ہم سبھی اس بات سے واقف ہیں کی اس وقت دنیاں کے حالات کیا ہیں۔ہر طرف سرخیوں میں یہی خبریں چھائی ہوئے ہیں جن میں ادھی خبریں سچ ہیں تو ادھی افوایں بھی ہیں لیکن لوگوں میں اسکا تفریق نہیں ہیں۔۔ڈاکٹر فاروق پیپر ویٹ گھماتے ہوئے سنجیدگی سے بول رہے تھے۔لیکن آفتاب انکا پوئنٹ سمجھ نے سے قاصر تھا۔

انکل آپ سمجھانا کیا چاہتے ہیں؟ آفتاب نے بلا آخر پوچھ ہی لیا۔جس پر انہوں نے نظر اٹھا کر اسکے پریشان چہرے کو دیکھا۔

میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کے ان افواوں خبروں لوگوں کی طرح طرح کی باتوں سے لوگوں میں صرف ڈر اور دہشت میں اضافہ ہو رہا ہے۔اور اسکا سب سے زیادہ اثر

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جس پر ہو رہا ہے۔ وہ مریض اور اسکے افراد خاندان ہیں۔ اسی کی وجہ سے مریضوں میں ناامیدیں پیدا ہو رہی ہے اگر ہمارے لفظوں میں کہا جائے تو نگیٹیوٹی۔ انہونے آفتاب کی طرف دیکھا جہاں اب بھی نا سمجھی کے تاثرات تھے۔

ٹو دی پوئنٹ ینگ مین۔ مہتاب اس وائیرس سے انفیکٹیڈ ہے یا نہیں یہ بات ابھی بھی کنفارم نہیں ہے لیکن اس سب کا اس پر بہت گہرا اثر پڑا ہے۔

مطلب ؟ انکل اپنے ہی تو کہا کی یہ کنفارم نہیں ہے پھر اس بات کا مطلب۔ آفتاب بیتابی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ جسے انہونے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

کنفارم ہونا یا نا ہونا ہمارے لئے میٹر کرتا ہے۔ مہتاب کے لئے نہیں کیونکہ وہ تو پچھلے سولہ دنوں سے ایک مریض کی طرح ہی رہ رہی ہے۔

اسکی رہنے کی جگہ سے لے کر پہننے اوڑھنے کا طریقہ تک ایک شک کی بنا پر زبردستی بدل دیا گیا ہے۔ انسان اگر خود سے بدلے الگ بات ہے لیکن جب زبردستی بدلاؤ لیا

جاتا ہے تو انسان تو انسان پیڑ پودوں جانوروں تک پر بھی اسکے نگیٹیو اثرات ہوتے ہیں جو کہ کافی خطرناک ہوتے ہیں۔

مہتاب کے ساتھ بھی یہی ہوا ہے وہ ان پندرہ دنوں میں بلکل خاموش ہو کر رہ گئی ہے۔ میرے بات کرنے پر بھی صرف ہوں ہاں میں جواب دیتی ہے۔ جس کا صاف مطلب ہے کہ اسنے اپنے دماغ میں بہت سی منفی سوچوں کو جگہ دے رکھی ہے۔ جو کہ بلکل اچھی چیز نہیں ہے کسی بھی مرض میں مریض کی سوچ کا بہت عمل دخل ہوتا کیونکہ یہ علاج میں کلیدی رول ادا کرتیں ہیں۔ وہ کچھ لمحہ کو رو کے۔

مہتاب میں کچھ کچھ اس وائیرس کے سائن ہیں جس کا علاج ممکن ہیں بلکہ کل ہی میرے ایک دوست نے اپنے ایک مریض جو یس سے متاثر تھا اسے ڈسچارج کیا ہے۔ پھر مہتاب کے کیس میں تو صرف شک ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کے فائنل چیک اپ کے لئے جانے سے پہلے وہ بھی ختم ہو جائیں تا کہ رپورٹ خوش کن ہو۔ لیکن مہتاب کی منفی سوچیں ایسا ہونے نہیں دے رہی۔

www.novelsclubb.com

اگر رپورٹ پازیٹو نکل آیا تو ہم مہتاب کو سیٹی ہو سپٹل سے نہیں لا پائنگے نا ہی ہمیں وہاں رہنے کی اجازت ہو گی۔فاروق صاحب نے تفصیل سے بتاتے ہوئے اسے دیکھا جو گہری سوچ میں غرق تھا۔

انکل میں سمجھ گیا ہوں۔اور مجھے یہ بھی پتا ہے کی مجھے اب کیا کرنا ہے۔آفتاب کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔

لیکن میں تمہیں اسکی اجازت نہیں دونگا۔وہ اسکی سوچ پڑھتے ہوئے درشت سے بولے۔

انکل پلزاپنے شائد میرے ویران گھر کو نہیں دیکھا اس گھر کے مکینوں کے مرجھائے ہوئے چہروں کو نہیں دیکھا۔آفتاب انکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

میں بھی مہتاب کے لئے پریشان ہو لیکن۔آفتاب نے انکی بات کاٹی۔

کوئی لیکن ویکین نہیں انکل وہ میری منکوحہ ہے نکاح کیا ہیں میں نے اس سے ہر حال میں اسکا ساتھ نبھانا میرا فرض ہے اور فرض سے بڑا کچھ نہیں ہوتا جان بھی نہیں۔اور آپ لوگ بھی تو اپنا فرض ادا کر رہے ہیں تو پھر میں کیوں نہیں۔آفتاب چلتے ہوئے گلاس دوڑ تک گیا پھر پلٹ کے انکے پریشان چہرے کو دیکھا۔

انکل مجھ پر یقین رکھیں اور ساتھ دیں انشااللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔وہ پھر بڑے بڑے قدم اٹھاتا وہاں سے نکل گیا۔کیوں کہ اب اسے اپنی ماہی کے پاس جانا تھا۔

صبح کے آٹھ بج رہے تھے مہتاب اسکے کمرے کے باہر کشمکش میں کھری تھی کے اندر جائے یا نا جائے۔خلاف معمول وہ آج اپنے اسکیٹنگ شوز کے بغیر ائی تھی۔کل رات سے وہ آفتاب کے باتوں سے اتنا ڈسٹرب ہوئی تھی کے مشکل سے ہی نیند آ پائی تھی۔پھر صبح بھی خود ہی آنکھ کھل گئی تھی دل میں کیا سمایا کی وہ یہاں آ گئی تھی اندر کیسے جائے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

اب آہی گئی ہوں تو چلی ہی جاتی ہوں کونسا پہلی بار اٹھانے ای ہوں۔ مہتاب خود ہی بولتی آرام سے اندر داخل ہوئی جہاں وہ اپنے بیڈ پر محو خواب تھا۔ مہتاب کو وہ سوتا ہوا اتنا پیارا لگا کی دل چاہ رہا تھا کی بس دیکھتی جائے۔

اللہ توبہ میں یہ کیا سوچ رہیں ہوں۔ مہتاب خود ہی بڑبڑائی۔

اٹھئیں۔اٹھ بھی جائیں اللہ بھانگ پی کر سوئے ہیں کیا۔ مہتاب کے بازو پکڑ کر جھنجھوڑنے پر بھی وہ ٹس سے مس نا ہوا تو وہ غصہ سے بولی۔

اب دیکھتی ہوں کیسے نہیں اٹھے یہ کومبکرن (کہا جاتا ہے کی کومبکرن ایک ایسا راکشس تھا جو سالوں تک بس سوتا رہتا تھا) مہتاب کی نظر پاس ٹیبل رکھے پانی کے جگ پر پڑی اس میں تو وہ ماہر تھی اسکی آنکھیں شرارت سے چمک اٹھی۔

آاااا۔ششش۔کیا کرنے جارہی تھی تم۔ آفتاب نے اسکے منہ پر انگلی رکھتے ہوئے پوچھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دراصل آفتاب پہلے ہی جاگ چکا تھا لیکن مہتاب کے کمرے میں اتے ہی خود کو سوتا ظاہر کیا۔ساتھ مہتاب کی خود کلامی سے بھی محفوظ ہو رہا تھا۔اسے پریشان کرنے کے غرض سے اسکے ہلانے پر بھی نہیں اٹھا لیکن مہتاب کا ہاتھ پانی کے جگ کی طرف جاتا دیکھ کر فوراًاسکی وہی کلائی پکڑ کر خود پی گرآیااور اب صورت حال یہ تھی کے مہتاب آنکھیں زور سے میچے بیڈ پر تھی اور آفتاب اسکے گلابی لبوں پر انگلی رکھے اس پر جھکا تھا۔

میں نے اٹھانے کے لئے کہا تھا۔نہلانے کے لئے نہیں۔آفتاب اسکے لبوں سے انگلی ہٹاتے ہوئے بولا۔

ہاں جواب دواب کبوتر کی طرح آنکھیں کیوں بن کی ہوئی ہے۔آفتاب شرارت سے بولا لیکن وہ تو سانس بھی مشکل سے لے پارہی تھی کجا کے آنکھیں کھولنا۔

خیر میرے لئے ھی اچھا ہے ورنہ تم جب آنکھیں کھولتی ہو تو بندہ اپنا اختیار کھو دیتا ہے۔آفتاب نے بوجھل آواز میں کہتا اسکے شفاف پیشانی پر اپنے عقیدت کے پھول کھلاتا ہٹ گیا۔مہتاب کی پوزیشن میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔

جاؤ یار کیوں سہمی ہوئی ہرنی کی طرح شکل بنا کر ایمان خراب کر رہی ہو پہلے ہی مشکل سے قابو میں اتا ہے یہ پاگل دل۔آفتاب بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے شرارت سے بولا۔

پھر کیا تھا مہتاب نے پٹ سے آنکھیں کھولی اور جھٹ سے ہمیشہ کی طرح آس پاس دیکھ بغیر اپنا دوپٹہ چھوڑ کر ہی بھاگی۔آفتاب کا جاندار قہقہ نے اسکا پیچھا کیا لیکن ادھر ہوش کیسے تھا۔

www.novelsclubb.com

افففف اللہ یہ لڑکی کا اتنے میں یہ حال ہے۔آگے کا تو خدا محافظ۔آفتاب اسکے دوپٹہ کو اٹھاتے ہوئے بولا۔پھر اپنے ناک کے پاس لیجا کر اسکی خوشبو کو اپنے اندر اتارتا اپنے لبوں سے لگا کر مسکراتے ہوئے اپنے بیاگ میں رکھ دیا۔

مہتاب ! مہتاب !

سعدیہ بیگم کی آواز پر وہ فوراً بیڈ سے اٹھ بیٹھی کیوں کہ انکے اس طرح بلانے کا ایک ہی مطلب ہوتا ہے۔ سیریس والا غصہ۔

کیا ہوا ہے ماما۔ مہتاب چاپلوسی والے انداز میں بولی۔

تم میں زرا آدب تمیز ذمہ داری کا احساس ہے کی نہیں ؟ اسکے یوں پوچھنے پر انکا غصہ اور بڑھ گیا تھا۔

ماما اب میں نے ایسا کیا کر دیا ہے۔ وہ جان کر انجان بنی۔

غضب خدا کا مجھ سے پوچھ رہی کے کیا کر دیا ہے۔ ارے بچا کل جانے والا ہے صبح سے چار بار تمہیں بلا چکا ہے اور نا جانے کتنی بار تمہارا پوچھ چکا ہے لیکن مجال ہے جو تم اس کمرے اور اس ڈبہ سے باہر نکلی ہو۔ سعدیہ بیگم فون کی طرف اشارہ کرتے

www.novelsclubb.com

ہوئے اپنی تقریر مکمل کی اب وہ اسے گھور رہی تھی۔آخر انکے راج دلارے کی حکم عدولی کی گئی تھی۔وہ کیسے برداشت کرتیں۔

اب ماماہیں آپ کو کیا بتاؤں کے آپ کے بچّے میں آج کل رومانس کے جراثم کتنی تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔مہتاب صرف سوچ سکی تھی۔

کیاہوا چچی کیوں میری پارٹنر پر ناراض ہورہی ہیں؟کوکب اندراتے ہوئے بولا۔

اسی سے پوچھ لو۔اور تم یہ بات اپنے ذہن میں بیٹھالو جب تک تم آفتاب سے مافی مانگ کر اسے منا نہیں لیتی تب تک تم اس کمرے میں قدم نہیں رکھ سکتی۔اور لاؤ اس منحوس کو مجھے دو یہ بھی اسی شرط کا حصّہ ہے۔سعدیہ بیگم اسکے ہاتھ سے فون لیتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

اللہّ ماکیا سچ میں آپ میری ماماہیں؟مہتاب روہناسی آواز میں بولی۔جبکہ کوکب معاملہ سمجھنے کی کوشش کرنے لگا۔

تم جو سمجھو بس میری بات یاد رکھنا۔ سعدیہ بیگم بے نیازی سے بولتی باہر نکل گئی۔

کیا ہوا ہے یار۔ کوکب نے منہ بسورتی مہتاب سے پوچھا۔

پھر اسنے کاٹ چھانٹ کر اپنا دکھڑا اسکے گوش گزارا۔

اوہ تو یہ بات ہے۔ چلو پھر ایسا کرو۔ کوکب اسکے کان میں اپنا عظیم پلان بتانے لگا۔ جسے سنتے ہی وہ فوراً اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی۔

دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا۔ یا میں تمہیں پاگل لگتی ہوں۔ قتل کر دے گا تمہارا بھائی میرا وہ بھی کھڑے کھڑے۔ مہتاب اسے گھورتے ہوئے بولی جو اسے شیر کو خود شکار کے لئے دعوت دینے کا آئیڈیا دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

مرضی ہے تمہاری۔ اور اگر تمہارا پاس کوئی دوسرا راستہ ہے تو وہ کرو۔ کوکب کاندھے اچکاتے ہوئے بولا۔

لیکن یار۔ وہ بے بسی سے بولی۔ جس میں نیم رضامندی شامل تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لیکن ویکین کچھ نہیں تم کر سکتی ہو میں جارہا ہوں تیاری کرنے تم بھی کام پر لگو۔ کوم اؤن یار وہ محاورہ نہیں سنا تم نے ہمتِ مرداتو مددِ خدا چلو شاباش۔ کوکب اسکا کاندھا تھپتھپاتا ہوا چلا گیا۔ اور اسنے کوکب کے آئیڈیے کو سوچ کر جھرجھاڑی لی۔ لیکن کرنا تو تھا امّاں کی دھمکی جو تھی۔

کوکب یہ سب کرنا ضروری ہے کیا ماما تو ویسے بھی اپنی دھمکیوں کے ساتھ باہر ہیں۔ میں یوں ہی چلی جاتی ہو کمرے میں یہ سب کھڑاک کیوں پالنا۔ مہتاب کوکب کو تیاری کرتا دیکھ کے بولی۔ جس پر کوکب نے اسے زبردست گھوری سی نوازی۔

گھر کے چاروں بڑے کسی عزیز کی عیادت کے لیے ہوسپٹل گئے ہوئے تھے۔ ملازم سب اپنے کواٹرس میں تھے۔ آفتاب اپنے کمرے میں تھا وہ دونو چھت پر تھے جہاں چھت کے ایک کونے کو کوکب نے کچھ پھولوں کے گملوں اور فنسی لائٹوں سے ڈیکوریٹ کر رہا تھا۔ اور پاس کھڑی مہتاب اسے آئیڈیے کو ڈراپ

کرنے کے چار سو چالیس طریقوں سے نواز رہی تھی۔اور وہ بیچارا اسے گھورتے ہوئے اپنے بھائی کے قسمت پر ماتم کر رہا تھا۔

مجھے آج پتا چلا میرا بھائی اتنا خشک مزاج کیوں ہے جس بیچارے کی بچپن کی منکوحہ ہو وہ بھی ایسی جس میں رومانس کے جراثم سرے سے ہو ہی نا اب وہ بندا شوق چنچل تو ہونے سے رہا۔کوکب فنسی لائٹ فیکس کرتے ہوئے اسکی بیزار شکل دیکھ کے سوچا تھا۔اگر بول دیتا تو ابھی تک وہ گنجا ہو چکا ہوتا۔

اللہ کی بندی روم میں تو چلی جاؤ گی لیکن فون کا کیا وہ تو چچی کے پاس ہے۔اور چچی بھی تمہاری ہی ماما ہے تم سے کم تو نہیں ہو گی۔کوکب ناچاہتے ہوئے بھی آرام سے بولا۔

www.novelsclubb.com

رہ لو گی فون کے بغیر نہیں تو یہ لو اٹھاؤ گیٹار اور دکھاؤ اپنی انگلیوں کا کمال۔کوکب اسے گیٹار پکڑاتے ہوئے بولا جسے اسنے بے دلی سے تھام لیا۔

تم کہیں جانا مت۔مہتاب اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی۔

پہلی لڑکی ہے جو اپنے ڈیٹ پر دیور سے پہریداری کروا رہی ہے۔ کوکب بڑبڑاتا ہوا دوسرے سائیڈ پر چلا گیا جہاں کافی اندھیرا تھا۔ مہتاب نے نے چاروناچار گیٹار کو گلے میں ڈالا۔

مہتاب کی مومی انگلیوں نے گیٹار کی تاروں پر مدھور سا دھن چھیڑا جو ہواؤں سے ہوتے ہوئے آفتاب کے کمرے کی کھڑکیوں سے ہو کر اسکے کان تک بھی پہونچی۔ آفتاب جو کل کی تیّاریاں مکمل کر کے اب ایک نظر ڈاکیومینٹس پر ڈال رہا تھا۔ اس دھن کی طرف متوجہ ہوا کیوں کہ یہ اسکے پسندیدہ گانے کی دھن تھی۔ اب اس میوزک کے ساتھ ہلکی ہلکی مگر خوبصورت آواز میں گنگنانے کی آواز بھی آرہی تھی۔ آفتاب ڈاکیومنٹس کی فائل وہیں چھوڑ کر فوراً چھت کی طرف برھا کیوں کہ آواز وہیں سے آرہی تھی۔ وہاں پہونچ کر تو وہ جیسے مبہوت رہ گیا۔

جہاں مہتاب بلیک جینس پر سرخ گھٹنو تک آتی گھیرے دار فراک پہنے گلے میں ہمیشہ کی طرح سٹالر کو مفلر کے انداز میں ڈالے جو دو چیز کا اضافہ ہوا تھا وہ تھی کان میں

www.novelsclubb.com

چھوٹے چھوٹے پلز کے بوندے اور گلے میں بلیو رنگ کا گیٹار آنکھیں بند کئے وہ اب گانے کے بول ادا کر رہی تھی۔

Batain ye kabhi na tu bholna koi teri khatir

......hai ji raha

Jaye tu jahan bhi ye sochna koi teri khatir

......hai ji raha

Tu jahan jaye mehfooz ho dil mera mange

......bus ye dua

Batain ye kabhi na tu bholna koi tere khatir

....hai ji raha

-------------------.Jaye tu kahin bhi

آفتاب کی آنکھیں اسپے ٹیکی تھی جواب دھن دیتی ہلکے ہلکے ہل رہی تھی۔

Humdard hai humdum bhi hai tu sath hai to .zindagi

Tu jo kabhi door rahe ye hum se hojaye .ajnabi

Tujh se mohbth karte hain jo

................Tujh se mohbth karte hain jo

............Kaise kare hum usko byan

www.novelsclubb.com

Batain ye kabhi na tu bholna koi teri khati ......hai ji raha

Jaye tu jahan bhi ye sochna koi teri khatir
......hai ji raha

مہتاب نے گیٹار سے انگلیاں ہٹاتی آنکھیں کھولی تو اسکی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی۔ کیوں کہ سامنے آفتاب سینے پر ہاتھ باندھے ہونٹوں پر نرم سی مسکراہٹ لئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ مہتاب نے فوراً اپنے گلے سے گیٹار اتار کے سائیڈ پے رکھا اور اسکے آگے اکر نان اسٹاپ بولنا شروع ہوئی۔

دیکھیں میں آپ کو سوری بولنا چاہتی تھی نہیں میں نہیں ماما مجھ سے سوری بلوانا چاہتی تھی۔ مہتاب خود ہی اپنے بات کی تصحیح کرتی ہوئی بولی۔

پھر کوکب نے مجھے یہ آئیڈیا دیا میں نے تو منا بھی کیا تھا لیکن اسنے سنا ہی نہیں پھر اسنے خود ہی یہ ڈیکوریشن کیا یہاں تک کی سونگ بھی اسی نے سلیکٹ کیا ہے پھر مجھے یہاں کھڑا کر کے خود چلا گیا۔ اب آپ بتائیں اس میں میری کوئی غلطی ہے کیا؟

نہیں نا اسلئے میں چلی۔ مہتاب اپنی تقریر مکمل کر کے سیڑھیوں کی طرف غائب ہو گئی۔

ارے ماہی ! ماہی روکو۔ ماہیئی ! تم ایسے نہیں جا سکتی روکو۔ کوکب اسکے پیچھے بھاگا لیکن لا حاصل۔

بھائی یار اپنے اسے جانے کیوں دیا روکا کیوں نہیں۔ کوکب بت بنے آفتاب کے پاس آیا۔

میں تو اب تک سمجھ نہیں پایا ہوں کے یہ سب تھا کیا۔ آفتاب ٹرانس سی نکل کے کھوئے ہوئے بولا۔

آپ کی پہلی سپرائز ڈیٹ تھی جو کے اب سپائل ہو چکی ہے۔ اس پاگل کی وجہ سی۔ کوکب غصہ سی دانت پیستے ہوئے بولا۔

ڈیٹ ؟

ہاں ڈیٹ لیکن اس مہتاب کی بچی نے میری پوری پلاننگ کے ساتھ ساتھ محنت پر بھی یہ گیٹار پھیر دیا۔ کوکب گیٹار کی وجہ سی ٹوٹی فنسی لائٹ کی لڑی کوافسوس سی دیکھتے ہوئے بولا۔

کچھ برباد نہیں ہوہے یارا۔ تم ادھر اؤ۔ تھنکس یار میرے لئے اتناسب کرنے کے لئے۔ آفتاب اسے گلے لگاتے ہوئے نم لہجے میں بولا۔ کتنی فکر تھی اسکے بھائی کو اسکے جذبات کی۔

Bhai i must say

آپ نے ایک انرومانٹک+رومانس کے جراثم سی پاک لڑکی سے ناصرف محبت کی ہے بلکہ نکاح بھی کر چکے ہیں۔ کوکب افسوس سی بولا۔

تم روکو بتاہوں تمہیں۔ آفتاب معصنوعی غصہ سی اسکی طرف براہ لیکن وہ ہنستے ہوئے بھاگ چکا تھا۔ آفتاب نے پلٹ کر ایک نظر اس جگہ کو دیکھا جہاں کچھ دیر پہلے وہ کھڑی تھی۔ پھر ایک گہری سانس لے کر خود بھی نیچے چل دیا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مہتاب بات سنو۔ آفتاب نے کچن میں ناشتہ کرتی مہتاب کو مخاطب کیا۔

جی کہیں۔ مہتاب ہاتھ صاف کرتے ہوئے اسے دیکھا جو بلکل تیّار کھڑا تھا کیوں کے کچھ دیر میں اسے نکلنا تھا۔

میں جب جاؤں نا تم مجھے باہر تک سی اوف کرنے مت آنا۔ آفتاب ٹیبل سی پانی لیتے ہوئے سنجیدگی سی بولا۔

کیوں؟

کیوں کہ تم رو دو گی نا مجھے جاتا دیکھ کر اسلئے۔ اور ویسے بھی تم روتی ہوئی گندی لگتی ہو۔ دل تو کیا کی کہے تم وہاں رہی تو میں جا نہیں پاؤنگا۔ لیکن اپنا بھرم رکھنے کے لئے بات کو مذاق کا رنگ دیا۔

روتے ہونگے اپ میں کیوں رونے لگی۔ مہتاب تنک کے بولی۔

www.novelsclubb.com

مرد رویا نہیں کرتے۔آفتاب اسکی خفا خفا آنکھوں میں جھانکتے ہوئے مضبوطی سے بولا۔

کون کہتا ہے پروفیسر صاحب کے مرد رویا نہیں کرتے مرد کا رونا عورت کے رونے سے ہزاروں گناز یادہ درد سے لبریز ہوتا ہے کیونکہ جب ایک عورت روتی ہے نا اسے حوصلہ دینے کے لئے کئی لوگ اگے اتے ہے لیکن جب ایک مرد روتا ہے نا اسے حوصلہ دینے کا حوصلہ بڑے بڑے سورماوں میں تک نہیں ہوتا ہے۔مہتاب سنجیدگی سی بولی۔

یہ فلاسفی کاشوق کب پالا۔آفتاب تھوڑا قریب اتے ہوئے بولا۔

دنیاں کی حقیقت بیان کی ہے آپ کو فلاسفی لگی تو میں کیا کر سکتی ہوں۔مہتاب سائیڈ سی جانے لگی جب آفتاب نے اسکی کلائی تھامی۔

دنیاں کا کیا ہے صاحب دنیاں تو سب کی رقیب ہیں۔

حقیقت تو کچھ یوں ہے جناب کی اس ستم گر کو ہم عزیز ہیں

آفتاب شعیر کے لفظ ادا کرتا اسکے ہاتھ میں ڈایری ملک کا بڑا ساڈبے کے ساتھ پانچ پانچ سو کے نوٹوں کی ایک موٹا سا بنڈل تھماتا اسکے گال تھپتھپا کر "اپنا خیال رکھنا" کہ کر بنا پلٹے چلا گیا۔ مہتاب بس دیکھتی رہ گئی۔

پھر وہ ایئرپورٹ کے لئے بھی نکلا تو پورا گھر ملازم سب اسے چھوڑنے گیٹ تک گئے لیکن مہتاب چاہ کر بھی نہیں جا سکی۔ ہمت ہی نہیں ہوئی اسے جاتا دیکھنے کی۔ شائد آفتاب صحیح کہہ رہا تھا وہ رو دیگی۔

کھڑکی کھولنے میں وہ کامیاب ہو چکا تھا اب بس اندر داخل ہونے کی دیر تھی۔ ایک نظر اسنے اپنے ہولئے پر ڈالی جہاں وہ۔

بلیک پینٹ پر بلیو شرٹ سر پے کیاپ پہنے ہاتھوں میں گلفس پیروں میں سوکس اور منہ پر نیلے رنگ کا ماسک پہنا ہوا تھا۔اسے اپنے اس گیٹ اپ کو دیکھ کر کوفت ہوئی لیکن یہ ڈاکٹر فاروق کی ہدایت تھی جسے اسے فالو کرنا تھا۔

وہ آہستہ سے کھڑکی کا شیشا اتار کر نیچے رکھا پھر اسی احتیات سے کھڑکی سے جمپ لگا کر اندر کمرے میں بنا آواز پیدا کئے داخل ہوا۔ایک نظر کمرے پر دورائی۔

کمرے میں زیادہ کچھ نہیں تھا جو چیزیں تھی ہر چیز سفید تھی کھڑکی کے پردوں سے لے کر تکیہ کے کور تک اور بیڈ پر سویا وجود جسے دیکھ کر اسکی سانسیں روک سی گئی۔

کیا حالت ہو گئی تھی اسکی وہ جو کبھی خالص سفید رنگ نہیں پہن تی تھی۔کیوں کے اسے رنگوں سی بہت لگاؤ تھا۔وہ آسمان میں رنگ بھرنے کی باتیں کرتی تھی اج وہ سفید شلوار قمیض میں ملبوس تھی اسکے چہرے کی چمک بلکل غائب تھی آفتاب نے کرب سے آنکھیں میچی اسکے آنکھ سرخ ہو رہے تھے جسے اسنے بے دردی سے رگڑ ڈالا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ اسے چھونے کی خواہش سے آگے بڑھا ہی تھا کی وہ خود جاگ گئی۔اسے دیکھ کر

حیران

آآپ !آپ آپ یہاں کیسے آے۔مہتاب اٹھ کر بیٹھتی ہوئی بولی ساتھ اپنا ماسک

لگانا نہیں بھولی تھی۔

بہت مشکل سے آیا ہوں یار مت پوچھو اسکے بارے میں۔آفتاب کراہنے کی

اکٹینگ کرتے ہوئے بولا۔

آپ جائیں یہاں سے۔مہتاب اسکے دکھ کا نوٹس لئے بغیر سرد انداز میں بولی۔

ارے خدا کو مانو بیوی نا سلام نا دعا نا خبر خیریت کچھ سیدھے جاؤ یہاں۔اللہ اللہ کیا

عزت رہ گئی ہے دنیاں میں شوہروں کی۔آفتاب کا ڈرامہ عروج پر تھا۔

میں آپ کی بیوی نہیں ہوں۔اب آپ جائیں۔مہتاب درشت سی بولی۔

اچھاااوہ سب جانے دو بیوی زرا پیار سے خیریت ہی پوچھ لو۔آفتاب اسکی بات کو ہوا میں اڑاتا ہوا بولا۔

میں نے کہا نا میں آپ کی بیوی نہیں ہوں۔مہتاب غصہ سی چلا کر بولی۔

اچھا تو تمہیں بیوی اور منکوحہ میں فرق پتا ہے۔آفتاب اسکے قریب اتے ہوئے بولا۔

آپ میری پاس نا آئیں یہاں سے جائیں بسس۔مہتاب بیڈ کے دوسرے جانب کھری ہوتی ہوئی بولی۔

کیا جائیں جائیں نہیں جاتا جاؤ۔آفتاب واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔

دیکھیں مجھے اکیلے رہنا ہے مجھے گھٹن ہوتی ہے کسی کی موجودگی سے آپ پلز چلے جائیں پلز۔مہتاب کی بات پر آفتاب ساکت ہوا یہ وہی لڑکی کی تھی جسے ہر وقت اپنے آس پاس لوگ چاہئے ہوتے تھے اور آج۔

اچھا یہ کمرا تمہاری ملکیت ہے؟ آفتاب خود پر قابو پاتا ہوا بولا۔

ہاں ہے اب جائیں یہاں سے۔ مہتاب زچ ہو کر بولی۔

پھر تو میں نہیں جا رہا میری بیوی اؤ پس میری منکوحہ کی ملکیت میری ملکیت اب تو اور نہیں جاؤنگا۔ آفتاب آرام سی بولا۔

ویسے ایک ڈیئل ہے میرے پاس اگر تم چاہو تو۔

کیا؟

ابھی میں چلا جاتا ہوں لیکن تمہیں پرومیس کرنا ہوگا کی جب جب میں اونگا تم بنا چوں چراں کے اچھے بچوں کی طرح دروازہ کھولو گی وہ بھی پیاری سی مسکراہٹ کے ساتھ۔ آفتاب نے اپنی لمبی چوڑی ڈیئل سنائی۔

ہر گز نہیں۔ وہ غصہ سے کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے مسکراہٹ والی بات ابھی رہنے دیتے ہیں۔آفتاب نے ایک شرط ہٹا کر

اس پر احسان کیا۔

کچھ بھی نہیں آپ یہاں دوبارہ نہیں انگے۔مہتاب انگلی اٹھا کر درشت سے بولی۔

پھر بھول جاؤ کے میں جاؤنگا۔

اچھا۔مہتاب کافی دیر تک جب وہ نا ہلا تو ہار مانتے ہوئے بولی۔

کیا اچھا؟

مجھے آپ کی ڈیل منظور ہے۔مہتاب دانت پیس کے بولی۔

گڈ اب واعدہ کرو۔آفتاب نے ہاتھ آگ کیا۔نہیں۔وہ گھبرا کے پیچھے ہوئی۔

www.novelsclubb.com

میں نے کہا نا کھول دونگی۔

ٹھیک ہے ویسے تو زمانہ پر چھائی پر اعتبار کرنے کا نہیں ہے پر میں تم پر کر لیتا ہوں اگر نا کھولا تو وعدہ خلافی ہو گی۔ میرا کیا میرے پاس بہت سے راستے ہیں تم تک انے کے۔ آفتاب کہتا دروازہ کی طرف بڑھ گیا۔

اسکا کام ویسے بھی ہو چکا تھا۔

آپ کیوں آ جاتے ہیں روز روز یہاں کیا ملتا ہے آپ کو یہاں اپنا پورا وقت اس کمرے میں برباد کر کے۔ روز کی طرح مہتاب دروازہ کھولتے ہی شروع ہو چکی تھی۔

اس دن کے بعد آفتاب کا معمول بن گیا تھا فجر کی نماز پڑھ کر وہ مہتاب کے پاس اتا تھا تو پھر عشاء کے بعد اسے دوائی دے کر سلانے کے بعد ہی جاتا۔ بیچ میں پورا دن مہتاب کو اپنی باتوں سے زچ کرنے میں گزار دیتا۔

سنجیدہ سے آفتاب نے خود مکمل بدل لیا تھا یہ کہنا بہتر ہوگا کی دونو نے اپنی پوزیشن بدل لی تھی۔

اپنی پیاری سی غصہ والی بیوی کے ساتھ بنا کسی ڈسٹربنس کے وقت گزارنے کا موقع تو کوئی گھامڑ ہی گوائے گا۔ آفتاب اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ تے ہوئے بولا۔

آپ سمجھ کیوں نہیں جاتے آپ کا یہاں آنا آپ کے لئے ٹھیک نہیں ہے۔ مہتاب نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

اور وہ کیوں نہیں ہے؟

کیوں کہ میں ایک مریض ہوں وہ بھی خطرناک بیماری کی۔ مہتاب حلق کے بل چلا کر بولی۔

www.novelsclubb.com

کتنی بار کہا ہے تم کوئی مریض نہیں ہو تم صرف میری مہتاب ہو ہمارے گھر کا چاند جس پر کچھ وقت کے لئے گرہن لگا ہے جو جلد ہٹ بھی جائے گا۔ آفتاب بھی چلا کے پھر آرام سے سمجھاتے ہوئے بولا۔

اچھا! مہتاب طنزیہ ہنسی۔

میں بیمار نہیں ہوں پھر میں یہاں ان کپڑوں میں ان پرہیزی کھانا اور دوائیوں کے ساتھ کیا کر رہی ہوں؟ میرے پاس نرس اور ڈاکٹر کس لئے اتے ہیں ہاں بولیں۔

چلو انکی چھوڑو آپ اس ہو لئے میں کیوں اتے ہے یہاں پر؟ مہتاب اسکے گیٹاپ کی طرف اشارہ کر کے بولی۔ ہے کوئی جواب نہیں نا؟ مہتاب طنزیا مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

کہو تو ابھی اتار دیتا ہوں۔ آفتاب اپنا ماسک اتارنے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ میرے لئے صرف ایک حقیقت ہے کی تم میری ہو۔ تمہیں یہ بیماری ہے اسکا صرف شک ہے۔ جبکہ میرا داوع ہے کی تم بلکل ٹھیک ہو اور میں یہ ثابت بھی کرونگا۔ آفتاب

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کہتا غصہ سے باہر نکل گیا۔ مہتاب روزا سے یہ بات یاد دلا کر تکلیف سی دوچار کرتی تھی۔

اس دن کے بحث کے باد مہتاب نے وہ ٹوپک دوبارہ نہیں نکالا تھا۔ آفتاب کا وہی معمول تھا مہتاب کے ساتھ پورا دن بک بک کرنا اس کے جواب نا دینے پر اسے زچ کرنا۔

مہتاب دیکھو بارش ہو رہی ہے۔ اؤ بالکنی سے دیکھتے ہیں۔ آفتاب بالکنی کا دروازہ کھولتے ہوئے بولا۔

نہیں مجھے نہیں دیکھنا مہتاب بیڈ بیٹھے بیٹھے ہی بولی۔ جبکہ یہ اسکا پسندہ موسم تھا۔ وہ اور کوکب تو رات میں بھی بارش ہو تو چھت پر جا کر انجوئے کیا کرتے تھے آفتاب کے ڈر سے۔ کیوں کہ آفتاب اسکی نازک طبیعت کی وجہ سی اسے ہمیشہ منا کرتا تھا۔ لیکن آج۔

یہ لو۔آفتاب رنگ برنگے پیپر اسکی جانب بڑھاتے ہوئے بولا۔

یہ کیا ہے؟مہتاب نے پوچھا۔

میرے شادی کے کارڈز ہیں بدذوق لڑکی پیپر ہے باہر بارش ہے کشتی بناؤ اور کیا۔آفتاب سر پیٹتے ہوئے بولا۔

مجھے نہیں بنانا۔مہتاب پیپر واپس رکھ کے بولی۔

تو کیا میں یہ سمجھوں کے تم چاہتی ہو کی میں تمہارا ہاتھ پکڑ کے زبردستی تمہیں لیکر جاؤں۔آفتاب پیپر دیکھتے ہوئے سنجیدگی سی بولا۔

اپنے وعدہ کیا تھا کی آپ مجھے ٹچ نہیں کرینگے۔مہتاب نے اسے اسکا کیا ہوا وعدہ یاد کرایا جو مہتاب نے پہلے دن لی تھی۔

www.novelsclubb.com

میں قائم ہوں بس تم مجبور نا کروا تنی سی شرط ہے۔اب اٹھو بھی۔آفتاب پیپر زاٹھا کر اسے اٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے آگ بڑھا۔

پھر مہتاب کی لاکھ بے زارگی کے باوجود آفتاب نے اس سے ڈھیروں کشتیاں بنوائی کیوکہ اسے بنانے نہیں اتے تھے۔اور بالکنی سی بہتے پانی چھوڑی۔

اب اس کارٹون میں کیا ہے؟ مغرب تک زبردستی اس سے کشتیاں بنوانے کے بعد وہ گیا تھا۔اب پھر ایک گھنٹے میں کارٹون لے کر حاضر ہو گیا تھا۔پتا نہیں یہ بندا اب کیا کرنے والا تھا۔

یار تھوڑا سا بارش میں نا کھیل پانے کی وجہ سے اتنا منہ سوجایا ہوا ہے تو سوچا اپنی بیوی اوپس منکوحہ کے لئے برف کی باری کر دوں وہ بھی ستاروں کے ساتھ۔کتنا رومانٹک لگے نا۔آفتاب پورے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے پوچھا۔

مجھے پہلے ہی شک تھا کی اس کمرے میں فارغ بیٹھ بیٹھ کر اپکا دماغ بھی فارغ ہو گیا ہے آج تو یقین ہو گیا۔مہتاب سر کو نفی میں ہلاتی بیڈ پر بیٹھ گئ۔

تمہارا مطلب میں یہاں برف باری نہیں کر سکتا؟آفتاب کارٹون میں رکھے سامان کو دیکھتے ہوئے بولا۔

ایک بار نا اپنے فون میں اپنا کرنٹ رسیڈینٹ چیک کریں آپ حیدر آباد میں ہیں کشمیر میں نہیں یہاں گرمیوں میں لوگ پانی کو ترستے ہے اور جناب چلے ہیں برف باری کرنے۔ مہتاب بولتے ہوئے ٹوول لینے کھڑی ہوئی ہی تھی کی اسنے اپر سے کچھ سفید سفید گرتے دیکھا۔

یہ یہ۔ مہتاب کے۔ منہ میں تو الفاظ ہی نہیں آرہے تھے مطلب سچ میں۔ اسنے آفتاب کو دیکھا جو مسکراتے ہوئے کارٹون سے کچھ نکل کر ہوا میں اچھال رہا تھا جو اس پر برف کی طرح ہولے ہولے گر رہے تھے۔

مہتاب مبہوت ہو کر پہلے بے یقینی سی دیکھنے لگی پھر ٹرانس کی کیفیت میں چلتی ہوئی کمرے کے وسط میں کھڑی ہو گئی دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ آنکھیں بند کئے دونو ہاتھو کو پھیلائے گول گول گھومنے لگی۔

کتنے دنو بعد اسکے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر آفتاب نے اپنی آنکھوں میں انے والے پانی کو صاف کیا۔ اور پر جوش ہو کر روئی فیکنے لگا۔ ادھے گھنٹے تک آفتاب روئی

www.novelsclubb.com

جس میں اسنے پرفوم کی خوشبو اور چمکیلے رنگ برنگی اسٹارز ڈالے تھے اس پر برساتا رہا اور وہ اسی طرح گول گھومتی رہی۔جب تھک گئی تو بیڈ پر بیٹھ گئی۔آفتاب نے بھی تھک کر کرسی سمبھالی۔

پتا ہے ماہی جب تمہیں پیدا ہو کر مشکل سے دس منٹ ہوا تھا تب نرس تمہیں لیکر باہر ائی تھی تم پوری گلابی گڑیا کی طرح تھی۔آفتاب کرسی پر بیٹھے مسکراتے ہوئے بتا رہا تھا۔مہتاب بس اسے دیکھ رہی تھی کیا تھا یہ شخص جو اسکے لیئے سنجیدہ سے شوق بنگیا گیا تھا۔

تب دی جان سے میں نے ضد کی کے تمہیں میرے گود میں دیا جائے۔اور دی جان تمہیں میرے گود دیتے ہوئے کہا تھا کی یہ میرے آفتاب کی مہتاب ہے میری چاند سورج کی جوڑی۔میں سات سال کا بچہ تھا انکے بات کا مطلب نہیں سمجھ سکا تھا۔لیکن پہلی بار میرا دل تبھی زور سے دھڑکا تھا کیوں کہ تمہارا نام میرے نام سے جوڑ کے رکھ گیا تھا۔آفتاب مسکراتے ہوئے بولا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں تب سے تمہیں پیار کرتا ہوں جب تم دس منٹ کی تھی کیتنی فنی بات ہے ناوہ ہنسا۔پھر ہمارا نکاح ہوا اس دن میری خوشی کا ٹھکانہ نہیں تھا۔کیوں کہ محبت کا نکاح جیسے پاک رشتہ میں تبدیل ہونا دنیا کا سب سے خاص احساس ہوتا ہے۔آفتاب کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھنے لائق تھی۔

اچھا تم سوجاؤ تھک گئی ہوگی نامیں یہ صاف کر کے چل جاتا ہوں۔آج میں۔نے تمہیں پریشان بھی تو بہت کیا۔آفتاب اسے حدایت دیتا مسکراتے ہوئے صفائی کرنے بڑھ گیا مہتاب بھی اسکے بارے میں سوچتے ہوئے بیڈ پر دراز ہو گئی۔

جب وہ صفائی سے فارغ ہوا مہتاب دوائیوں کے زیرے اثر سو چکی تھی۔آفتاب کا من کیا کی جا کر اسکے صبیح پیشانی پر اپنے عقیدت کے پھول کھلا کر اسکی ساری منفی سوچیں ساری بدگمان ختم کر دے لیکن وہ ایسا نہیں کر سکا کیوں کے اسے نا چھونے کا وعدہ کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اچھا زندگی کل میں لیٹ اونگا کیوں کہ کل تمہارے لئے اس سے بڑا سرپرائز ہوگا۔ آفتاب کہتا اس پر محبت بھری نظر ڈال کر چلا گیا۔

آفتاب کیسی ہے مہتاب؟ اسنے ہمیں یاد کیا؟ ہمارے بارے میں کچھ پوچھا؟ کیا ہوا تم کچھ بول کیوں نہیں رہے؟ سعدیہ بیگم آفتاب کے اندر داخل ہوتے ہی روز کی طرح سوالوں کے بوچھاڑ کرنا شروع ہوچکی تھی۔

جب سے آفتاب مہتاب کے پاس جانا شروع ہوا تھا سب رات کو اسکے لوٹنے تک جاگتے تھے۔ اسکے پورے دن کا احوال پوچھتے تھے۔ جس میں انکاذکر کہیں بھی نہیں ہوتا تھا جس سے وہ سب اداس بھی ہوتے تھے لیکن خوش بھی تھے کی اسکا جمود ٹوٹ رہا تھا۔ لیکن سعدیہ بیگم اور آمینہ بیگم کا رونا اسے دیکھا نہیں جاتا تھا۔

ریلیکس چچی۔وہ بلکل ٹھیک ہے آج تو محترمہ نے بارش بھی انجوئے کیا یہ اور بات ہے کی میری زبردستی کرنے پر۔آفتاب صوفے پر بیٹھتے ہوئے ساتھ انھیں بھی بیٹھاتے ہوئے بولا۔

لیکن آفتاب ڈاکٹر نے کہا تھا کی اسے سردی سی دور رکھنا ہے۔اور تم نے اسے بارش میں بھگنے دیا۔اسجد صاحب پریشانی سے کھڑے ہوتے بولے۔

پاپا ہم پانی میں نہیں گئے تھے صرف بالکنی سی انجوئے کر رہے تھے۔آپ پریشان کیوں ہو رہے ہیں۔ڈاکٹر انکل سے میری بات ہوئی ہے بتا رہے تھے اب اس میں بہت سی تبدیلیاں آئی ہے دیکھئے گا ایک بار وہ کھل کر اپنے اندر کا غبار نکال لے تو پھر سب ٹھیک ہو جائے۔آفتاب نے ریسان سے سب بتایا جو ابھی وہ ڈاکٹر فاروق سے جان کر آیا تھا۔

انکا کہنا تھا کی پورا دن آفتاب کے۔ساتھ رہنے سے اسے کچھ بھی فضول سوچنے کا موقع نہیں ملتا ہے جس اس پر پازیٹو اثر ہو رہا ہے۔

چاچو آپ کیوں خاموش ہیں اتنی اچھی خبر سنائی ہے میں نے۔ آفتاب امجد صاحب کو خاموش دیکھ کر بولا۔

میری پھولوں جیسی بچی جو ہر وقت اچھلتی کودتی ہنستی ہنساتی رہتی تھی کس کی نظر لگ گئی میری تتلیوں کی طرح رنگوں سی کھلتی بچی کو۔ کیوں میرا گھر میری دنیاں ویران ہو گئی۔ امجد صاحب درد کی انتہا کو چھوتے ہوئے بولے۔

چاچو میں نے کہا نا سب ٹھیک ہو جائے گا اللّٰہ سے بہتر کی امید رکھیں اور دیکھیں بہت جلد اس گھر کے خزاں کے موسم میں بہار آئے گی۔ سب نے صدق دل سے آمین کہا۔ اچھا اب آپ لوگ جا کر آرام کریں۔ میں بھی چلتا ہوں۔

افففف اللّٰہ بارہ بج گئے ہیں یہ ابھی تک آئے کیوں نہیں؟ شائد اب نہیں ائنگے کل میرا بلڈ ٹیسٹ لیا تھا انکل نے تو اسے دیکھ کر ڈر گئے ہونگے۔ مہتاب طنزیہ ہنسی۔

ویسے بھی اپنی جان کیسے پیاری نہیں ہوتی۔ بات جان پر آئی تو محبت کا کیا مول۔ یہ محبت وہب کچھ نہیں ہوتا ہے سب کی محبت دیکھ لی جن کا بچ گئی تھی انکی بھی آج سامنے آہی گئی۔ مہتاب مسسل ادھر سے ادھر پریڈ کرتے ہوئے اپنی منفی سوچوں میں غرق تھی۔

پھر پورا دن گزر گیا وہ نہیں آیا۔ مہتاب منہ میں کچھ بھی بول رہی تھی لیکن دل سے اسکے انے کا بے صبری انتظار کر رہی تھی۔

ابھی وہ مغرب کی نماز ادا کر کے بیٹھی تھی کے دروازے پر دستک ہوئی مہتاب تیر کی تیزی سے جا کر دروازہ کھولا۔

کہاں تھے آپ صبح سے کیوں نہیں آے۔ مہتاب دروازہ پکڑے بیتابی سے بولی لیکن اسکے چہرے کی منعی خیز مسکراہٹ دیکھ کر اپنی جلد بازی پر شرمندگی ہوئی۔

اچھا میرا انتظار ہو رہا تھا۔ آفتاب دنیاں لوٹ لینے والی مسکراہٹ سے بولا۔

اچھا یار سارے دن کا حساب دونگا تم پلز راستہ تو دیدو۔ آفتاب اسے دروازے کے بیچوں بیچ کھڑا دیکھ کے بولا۔ وہ فوراً وہاں سے ہٹ گئی۔

سچ ! سچ ! بتانا مجھے یاد کیا تھا نا؟ آفتاب شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

اب اس بوکس میں کیا لیکر آے ہیں۔ مہتاب اسکے سوال کو نظر انداز کرتی اسکے ہاتھ میں موجود باکس کے طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی۔

کھول کر دیکھ لو۔ آفتاب نے بوکس اسکے آگے رکھتے ہوئے بولا۔ جسے تجسس کے مآرے مہتاب نے کھولنا شروع کیا۔

یہ اب یہ کس لئے لائے ہیں۔ مہتاب باکس میں موجود فراک کو دیکھ کر حیرانگی سے بولی۔

کشتیاں تو بنے گی نہیں اس سی تو ظاہر سی بات ہے تمہارے پہنے کے لئے۔ آفتاب سر پیٹ کر بولا۔

www.novelsclubb.com

اور آپ سے کس نے کہدیا کی میں یہ پہنو نگی ؟۔ مہتاب باکس بند کرتی ہوئی بولی۔

پہنیں گے تو تمہارے اچھے بھی بس تم تھوری ٹیڑھی کھیر ہو۔ آفتاب چلتے ہوئے مہتاب کے بیڈ سائیڈ ٹیبل کے پاس گیا۔ مہتاب فوراً الرٹ ہوئی۔

شائد اس گلاس میں تم نے ابھی پانی پیا ہے۔ دیکھو اس میں تو آدھا پانی بھی موجود ہے۔ مجھے بہت زور کی پیاس لگی ہے۔ آفتاب گلاس کو لبوں کی طرف لیجاتیے ہوئے بولا۔

نہیں !اا آپ پاگل ہو گے ہیں وہ میرا جھوٹا پانی ہے۔ مہتاب گلاس جھپٹنے کے لئے آگ بڑھی لیکن آفتاب نے گلاس کو اسکی پہونچ سی دور کیا۔

دیکھیں اس معملے میں کوئی مذاق نا کریں this is serious.

مہتاب روحانسی آواز میں بولی۔

ٹھیک ہے تم اچھے بچوں کی طرح یہ پہن کر اؤ جلدی۔آفتاب گلاس اپنے قریب رکھتے ہوئے حکیمہ انداز میں بولا۔

لیکن۔

!No arguments mehtab

آفتاب نے بیچ میں ہی اسکی بات کاٹی مہتاب منہ بسورتی ہوئی باکس اٹھا کر ڈریسینگ روم گھس گئی۔آفتاب اسکا انتظار کرتا دوبارہ اپنی جگہ پر اکر باقی کی چیزیں اسکے ڈریسینگ ٹیبل پر رکھ رہا تھا کی اسکی نظر اپنے پرفوم کی آدھی خالی شیشی پر پڑی۔وہ ہولے سے مسکرایا۔

کھٹکے کی آواز سے دروازہ کھلا اور آہستہ قدموں سے مہتاب فراک سمبھالتی باہر آئی۔آفتاب کی نظریں تو جیسے تھم سی گئی اس پر۔

برف کی طرح سفید زمین کو چوتھی فراک میں جو کنکین کی وجہ سے بڑا سا گھیرا بنا رہا تھا اس میں ملبوس مہتاب کی گلابی رنگت بلا کی خوبصورت لگ رہا تھا۔ آفتاب کے لئے نظریں ہٹانا مشکل ہو رہا تھا۔ اسے لگا کی اسکی دن بھر کی خواری وصول ہو گئی۔ وہ اپنی جگہ سی اٹھا۔

یوں تو سفید رنگ ہر کسی پر جچتا ہے۔ لیکن تم پر واللہ کمال جچ رہا ہے۔

سفید رنگ سادگی سچّائی امن کا رنگ اور جب

یہ رنگ رشتوں کے رنگ سی ملتا ہے نار شتوں کی دور اور بھی مضبوط ہو جاتی ہے۔

جب یہ محبت کے رنگ سے ملتا ہے تو محبت عقیدت بن جاتی ہے۔

یہ رنگ ہر رنگ کو اپنے اندر ہر رنگ کو سما کر اور خوبصورت بنا دیتا ہے۔

کائنات کو خدا نے رنگوں سی سجا کر آسمان میں کچھ کچھ سفید گھول دی۔ آفتاب اسے دیکھتا بولے جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اب میں اتار دوں۔ مہتاب کی آواز پر وہ اس سحر سے نکلا۔

اس ڈریسنگ پر جو سامان رکھا ہے اسے استعمال کرو۔ اور ہاں اب لیکن ویکین کیا نا کرنا۔ جاؤ شاباش۔ آفتاب اسے بولنے کا موقع دئے بغیر اپنی سنا کر فون کھول کے بیٹھ گیا۔

نہیں بالوں کو کھولا چھوڑو۔ آفتاب اسے بال پونی میں قید کرتا دیکھ کے بولا۔ مہتاب نے غصہ سی ہاتھ میں پکڑے بالوں کو چھوڑا۔ مگر آفتاب دوبارہ فون میں گھس چکا تھا۔

ابھی مہتاب بالوں کو برش کر رہی تھی کے میوزک پلیر پر گانا سٹارٹ ہوا جسے شائد نہیں یقیناً آفتاب نے اپنے فون سے کنکٹ کیا تھا۔

Rabba mere yaar nu ankhan sawi rainde

Rajya ni dil mera dil.mera hor tak lende

www.novelsclubb.com

(2).Hor tak lainde

آفتاب دھیرے دھیرے چلتا اس کے پاس آ رہا تھا۔

Mangi na muraad khase chirtu mai tere to

Anni koje mang lewe wari jawa tere to

..Anni koje mang lewe wari jawa tere to

.Dil diyyan gal aj dil tavin pain de

Rajya ni dil mera dil.mera hor tak lende

(2).Hor tak lainde

www.novelsclubb.com

اب وہ مہتاب تک پہونچ چکا تھا۔اسکے پیچھے کھڑے ہو کر آفتاب نے مہتاب کے ہاتھ سے ٹپس لیکر اسے پہنانے لگا مہتاب کے دیکھنے پر اسنے اپنے گلفس پہنے ہاتھوں کی طرف اشارہ کیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

.Dil wich yaar lai pyar be be shumaar hai

Dunya to suran mere yaar da didaar hai

.......Dunya to suran mere yaar da didaar hai

آفتاب اسے وہی پرانی ماسک لگاتا دیکھ کر۔ نفی میں گردن ہلاتا اپنے جیب سے ریشمی کپڑے کا بنا خوبصورت سفید ماسک خود نکال کر خود ہی پہنایا۔ پھر اعینہ میں مہتاب کا سراپا دیکھتا۔ ہاتھ سے پرفیکٹ کا اشارہ کیا۔ اب وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر روم کے وسط میں لے آیا تھا۔

Tapda hai dil thori thand aj painde

Rajya ni dil mere aur tak lende aur tak lende

..................Raba

www.novelsclubb.com

اب وہ مہتاب کو گول گول گھمارہا تھا مہتاب بھی ٹرانس کی کیفیت میں بس اسکے ساتھ سٹیپس سے لیرہی تھی۔

Happy na hai koti rabba ek diwana hai koi .prwa nai kainda jo bhi zaman hai

اس لائن پر مہتاب کا ضبط جواب دے گیا وہ آفتاب کا گلے پکڑ کر زار و قطار رونا شروع کر چکی تھی کے آفتاب کے لئے سمبھالنا مشکل ہو گیا۔ لیکن وہ چاہتا تھا کی مہتاب اپنے اندر اتنے دنوں سے جماع غبار نکالے۔

اچھا اب بتادو کیوں میری شرٹ بھگارہی ہو۔ کبھی دھوکر تو نہیں دی۔ آفتاب کافی دیر بعد بولا۔

آپ اتنے اچھے کیوں ہیں۔ مہتاب روتے ہوئے ہی بولی۔

اللہ لڑکی اس لئے رو رہی ہو تم۔ آفتاب جھک کر اسکا چہرا دیکھنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے بولا جو مکمل اسکے سینے میں گھسا ہوا تھا۔

نہیں جب سب کو معلوم ہوا نا مجھے کرونا وائرس تب سے کوئی میرے پاس نہیں اتا سب کو لگتا ہے ان پر بھی اثر ہو جائے گا پتا ہے ماما پاپا کوئی بھی نہیں آیا میرے پاس۔ مہتاب آنسوں کے درمیان میں بولی۔ آفتاب کی بھی آنکھیں سرخ ہوئی۔

یہ بات سب نے بنفس نفس تم سے ملکے کہا؟

نہیں! کوئی میرے پاس آیا ہی نہیں اسکے بعد بس مجھے یہاں بھیج دیا۔

اچھاااا۔ آفتاب اچھا کو کھیچتے ہوئے بولا۔

کیا تم نے سب کو دھمکی نہیں دی تھی کے کوئی تمہارے پاس نا آیئے بصورت دیگری روم میں ڈاکٹر اور نرس کو بھی الاؤ نہیں کرو گی۔ آفتاب اسے تیکھے چتونوں سے گھورتے ہوئے بولا۔

ہاں کہا تھا جب مجھ سے محبت ہی نہیں رہی تو انکے انے یا نا انے سے کیا فرق پڑتا ہے۔مہتاب بدگمانی کی انتہا کو چھوتی ہوئی بولی۔آفتاب نے اب اسکی بدگمانی دور کرنا ضروری سمجھا کیوں کہ اسے خود اس موقع کی تلاش تھی جب مہتاب خود بات نکالے۔

تمہیں لگرہا ہے کی وہ لوگ تمہیں کرونا ہوا ہے تو وہ اب تم سے پیار نہیں کرتے۔آفتاب روکا پھر بولا بلکہ انھیں اجازت نہیں تھی تم سے ملنے کی۔پاپا اور چاچو نے کمیشنر انکل اور یم ال اے انکل کی مدد سے کتنی منتیں کر کے تمہیں یہاں رکھا تھا جس کی شرط ہی یہی تھی کہ تمہیں سب سے دور الگ جگہ پر رکھا جائے۔آفتاب کی بات پر اسنے اسکے سینے جھٹ سر اٹھایا۔

www.novelsclubb.com

پاپا کا شو گرہائی ہو گیا ہے چاچو کا بی پی ماما اور چاچی کا تو رو رو کے برا حال ہے اور تمہارا کرائم پارٹنر وہ تو کچھ بولتا ہی۔نہیں۔اور محترمہ کے ارشادت کے انھیں کوئی پیار نہیں کرتا۔آفتاب طنزیہ بولا۔جس پر مہتاب کے رونے میں اور اضافہ۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں میں بہت بری ہوں میں نے سب کا دل دکھایا ہے نا۔

مہتاب اسکے سینے سے سر اٹھا کر معصومیت سے بولی البتہ آواز رونے کی وجہ سے بھاری ہو چکی تھی۔

نہیں تم بہت بیوقوف ہو۔ آفتاب نے اسکی ناک دبائی۔ جس پر وہ بدمزہ ہوئی۔

اللہ جو ہے ناوہ ہمیشہ اپنے بندوں کو اسکی سبسے عزیز چیز سے آزماتا ہے اسنے ہم سب کو اس آزمائش میں ڈالا ہے تمہیں ہم سبسے دور کرکے اور ہم سبکو تم سے دور کرکے مگر افسوس تم نے اس آزمائش کی گھڑی میں بدگمانیوں کو جگہ دیدی۔ آفتاب نے سمجھاتے ہوئے بولا۔

اچھا ابھی بھی کوئی بدگمانی باقی ہے تو بولو میں دور کردیتا ہوں۔ اگر نہیں تو چلو کیک کاٹتے ہیں۔ آفتاب اسے اٹھا کر چھوٹے سے ٹیبل پر رکھے کیک کے پاس لیا۔

لیکن کیک کیوں آج تو کسی کا بر تھڈے نہیں ہے۔ مہتاب ذہن پر زور ڈالتے ہوئے بولی۔

پتا ہیں زیادہ دماغ نا لگاؤ۔ اور کیک کا تو دنیاں میں کل کے بنے کپلس پتا نہیں کونسی کونسی انیورسری مناتے ہیں۔ اور ان کا ایک کیک پر اتنا تجزہ۔ آفتاب اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کیک کٹ کرتے بولا پھر ایک چھوٹا سا۔ پیس اسے کھلایا۔ مہتاب نے بھی یہی عمل دہریا۔ دونو ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس دئے۔

آج علی ہاؤس کو دلہن۔ کی طرح سجایا گیا تھا۔ دل کھول کر غریبوں میں خیرات کیا گیا تھا یہ کہنا بہتر ہوگا کی سب نے الگ الگ دونو ہاتھوں سے دان کیا تھا۔ دیتے بھی کیوں اس گھر کے چاند پر جو کچھ وقت کے لئے گرہن لگا تھا۔ وہ آج ہٹ گیا تھا۔

مہتاب کا رپورٹ نیگیٹو آیا تھا جس کی وجہ سے سب کے چہروں کی چمک دیکھنے لائق تھی۔ نجانے کتنی دیر تک تو رونے دھونے کا پروگرام چلا تھا۔ سبھی رشتہ دار مل کر گئے تھے۔ یہ کہنا بہتر ہو گا کی جس نے سنا وہی اپنی خوشی کا اظہار کرنے چلا آیا۔

زوبیہ اب شام میں اسکے ماما بابا کے ساتھ ائی تھی کیوں کہ اسے مہتاب کے ساتھ بہت وقت گزارنا تھا۔ سب بڑے ڈنر کر کے کے حال میں بیٹھے تھے مہتاب اور زوبیہ مہتاب کے کمرے میں تھیں۔ اور کوکب کا دل جل کر کوئلہ ہو چکا تھا۔

اس لاکڈاؤں میں سب سے زیادہ جس کا نقصان ہوا ہیں وہ میں ہوں۔ کوکب آفتاب کو لان کی کرسیوں کی طرف اتا دیکھ کر اپنا دکھرا رو دیا۔

اچھاااب مجھے بھی تو پتا چلے کے میرے چھوٹے بھائی کا کیا اور کس چیز کا نقصان ہوا ہے۔ آفتاب اسکے آگے کی کرسی کھینچ کے بیٹھتے ہوئے پوچھا۔ البتہ اسکے منہ کو دیکھ کرانے والی ہنسی کو مشکل سے کنڑول کیا تھا۔

یہ پوچھیں کتنا نقصان ہوا ہیں بھائی۔

اچھا بھئی اب بتا بھی دو۔ آفتاب فون ٹیبل پر رکھ کر پوری طرح اسکی طرف متوجہ ہوتے ہوئے بولا۔

پتا ہے اچھا خاصا سب نے مل کر ڈیسائیڈ کر لیا تھا کی ابھی سادگی سے رخصتی کروالینگے اور بعد میں آرام سے کبھی بھی اچھا سا ڈیٹ دیکھ کر ولیمہ کرینگے۔ لیکن

لیکن کیا۔ آفتاب نے دلچسپی سے پوچھا۔

بیچ میں اس منحوس ٹی وی انکر نے اکر خبر دی کے۔

کل سے سب کو گھر میں قید کیا جارہا اور باہر نکل نے کی صورت میں پولیس والوں کے ہاتھوں یہ قید بامشقت میں تبدیل ہو سکتی ہے۔ کوکب کے انداز پر۔ آفتاب کے لئے ہنسی روکنا مشکل ہو گیا اس لئے وہ کھل کر ہنسا۔

ہنس کر اور دل نا جلائیں بھائی۔ کوکب ناراضگی سی بولا۔

یار لیکن وہ تو یہ سب اپنی بھلائی کے لئے کر رہے ہیں۔ آفتاب ہنسی روکتے ہوئے بولا۔

آپ تو کہیں لگے ہی آپ کی منکوحہ صاحبہ ہر وقت آپ کے نظروں کے سامنے جو پائی جاتی ہیں۔ کوکب کا منہ مزید بن گیا۔

اور اس لوکڈاؤن نے جو میرا دل جلانے میں کسر رکھی تھی وہ اپکی منکوحہ پوری کر رہی ہیں۔ کوکب کے توپوں کا رخ اب مہتاب کی طرف تھا۔

اب اسنے کیا کیا ہے ؟ آفتاب مہتاب کے نام پر سیدھا ہوا۔

وہ زوبیہ کے ساتھ اپنے کمرے میں بیٹھ کر پورے سال کا بجٹ جو اس منحوس لاکڈاؤن کی وجہ سی روک گیا وہ دیکھ رہی ہے۔ اور میرے منہ پر دروازہ مارتے ہوئے کہا کی "جنس نوٹ آلوڈ"۔ کوکب اسکی نقل اتارتے ہوئے منہ کے زاویہ اور بیگار کر بولا۔

یہ تو سچ میں بہت برا ہوا یار تمہارے ساتھ مجھے تم سے ہمدردی ہے۔آفتاب اسکا دکھ سن کر ہمدردی کے ریکارڈ توڑتے ہوئے ہوئے بولا۔

مجھے ہمدردی نہیں چاہیئے۔کوکب اب سمبھل کر بولا کیوں اب اسکے مقصد کی بات ہو سکتی تھی۔

اچھا تو کیا چاہیئے؟

آپ کی چڑیل کو باہر بولایں بس۔کوکب نے آسان حل بتایا لیکن اسکے چڑیل کہنے پر آفتاب نے ایک مکہ رسید کیا تھا۔

کیا ہیں بھائی بیوی کی محبت میں بھائی کو سیک رہے ہیں۔کوکب نے اپنی کمر سہلاتے ہوئے دہائی دی

www.novelsclubb.com

اپنے بارے میں کیا خیال ہے تین مہینے کی منکوحہ کے خاطر پوری حکومت کو گن رہے ہو۔آفتاب نے بھی حساب برابر کیا۔

جاؤ وہ لان میں آ رہی ہے۔ آفتاب ٹیکسٹ میں مہتاب کو لان میں انے کو کہا تھا جس پر اسنے "آ رہی ہوں "کا ریپلئے کیا تھا۔ کو کب تو فوراً اندر بھگا ایسا کے راستہ میں آتی مہتاب کو بھی نوٹس نہیں کیا۔

آپ نے بلایا؟ مہتاب کرسی کے پاس کھڑی ہوتی بولی۔

ہاں یار تم تو مجھے یہاں اکر بھول ہی گئی۔ آفتاب اسے اپنے پاس کی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتا ہوا شکوہ کنا

انداز میں بولا۔

نہیں ایسی بات نہیں ہے بس سب چھوڑ ہی نہیں رہے تھے اس لئے۔

اور تم نے مجھے چھوڑ دیا۔ آفتاب کی شکایت عروج پر تھی۔

کیسی باتیں کر رہے ہیں جس انسان نے میرا کڑے وقت میں تک ساتھ نا چھوڑا میں اسے کیسے چھوڑ سکتی ہوں۔ مہتاب جذباتی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

اس سب میں اللہ کی مصلحت دیکھا تم نے کل جو تم میری پرچھائی سے بھی بھاگتی تھی آج میرے ایک مسیج پر دوڑی چلی ائی۔ آفتاب کی بات پر وہ کھل کر مسکرائی۔

ایسے ناہنسو یار ایک تو رخصتی اس منحوس لکڈاؤن کی وجہ سی روک گیا تم اور بے قابو کر رہی ہو۔ آفتاب کو کب کی زبان بولا تو اب کے دونو کا قہقہوں سی لان گونج اٹھا۔

ایک چیز مانگو آپ سے ؟

جان مانگ لو وہ بھی مسکرا کر دیدونگا۔ آفتاب جذبوں سی چور لہجے میں بولا۔

نہیں مجھے تو اپکا ساتھ چاہئے وہ بھی ہر حال میں۔ آفتاب نے اسکی بات پر اٹھ کر اسے خود میں بھینچ کر اسکے ماتھے پر اپنی عقیدت کے پھول کھلائے۔ جس پر مہتاب پورے دل سے مسکرائی۔

دور آسمان میں موجود چاند نے بھی اس چاند سورج کی جوڑی کو دیکھ کر مسکرایا۔

----

www.novelsclubb.com